بسم الله الرحمن الرحیم

گلستان سعدی

باب ہشتم

﴿ مترجم ﴾

علامہ اختر حسین فیضی مصباحی

الاستاذ الجامعۃ الاشرفیہ

مبارک پور اعظم گڑھ

یوپی

①

سبق (۱)
حکمت: ۱ تا ۳

گلستان سعدی

باب ہشتم در آداب صحبت

آٹھواں باب میل ملاپ اور رہن سہن کے طور طریقے کے بیان میں

حکمت نمبر (۱)

مال از بہر آسائش عمر ست نہ عمر از بہر گرد کردن مال۔

ترجمہ: مال زندگی کے آرام کے لیے ہے نہ کہ زندگی مال جمع کرنے کے لیے۔

حل لغات: آسائش: آرام، راحت۔ عمر: زندگی۔ گرد کردن: جمع کرنا۔

عاقلے را پرسیدند، نیک بخت کیست و بدبخت چیست، گفت نیک بخت آں کہ خورد و کِشت و بدبخت آں کہ مُرد و ہِشت۔

حل لغات: عاقلے: ایک عقل مند۔ نیک بخت: خوش نصیب۔ بدبخت: بدنصیب
کِشت: بویا از کِشتن۔ ہِشت: از ہِشتن: چھوڑنا۔

ترجمہ: ایک عقل مند سے لوگوں نے پوچھا کہ خوش نصیب کون ہے اور بدنصیب کون ہے؟ اس نے کہا: خوش نصیب وہ ہے جس نے کھایا اور بویا (اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا) اور بدنصیب وہ ہے جو مر گیا اور چھوڑ گیا۔ (نہ کھایا اور نہ داد و دہش کی ہے)

شعر

مکن نماز بر آں ہیچ کس کہ ہیچ نہ کرد — کہ عمر در سر تحصیل مال کرد و نخورد

حل لغات: بر کسے نماز کردن: نماز جنازہ پڑھنا۔ مکن نماز بر آں ہیچ کس: اس نالائق شخص کی نماز جنازہ نہ پڑھو۔ سر: خیال، فکر۔ تحصیل: حاصل کرنا

ہیچ کس: نالائق، کوئی شخص۔ ہیچ: کوئی، کچھ۔

ترجمہ: اس نالائق شخص کی نماز جنازہ نہ پڑھو جس نے کچھ نہ کیا (کوئی نیک عمل نہ کیا) عمر مال جمع کرنے کی فکر میں صرف کر دی اور خود کچھ نہ کھایا۔

حکمت نمبر (۲)

موسیٰ علیہ السلام قارون را نصیحت کرد کہ "أَحْسِنْ كَمَا أَحْسَنَ اللّٰهُ إِلَيْكَ" نشنید عاقبتش شنیدی۔

قطعہ

آں کس کہ بدینار و درم خیر نیندوخت — سر عاقبت اندر سر دینار و درم کرد
خواہی متمتع شوی از نعمت دنیا — با خلق کرم کن چوں خدا با تو کرم کرد

حل لغات: موسیٰ: قوم بنی اسرائیل کے ایک برگزیدہ پیغمبر۔ قارون: فرعون کا

بہت مال دار اور بخیل وزیر، موسیٰ علیہ السلام کا چچا زاد بھائی، موسیٰ علیہ السلام نے اسے
زکات دینے کا حکم دیا مگر اس نے انکار کر دیا۔ احسن کما۔۔۔۔ : بھلائی کر جیسا کہ اللہ
نے تیرے ساتھ بھلائی کی یعنی زکات ادا کر۔ عاقبتش شنیدی : تو نے اس کا انجام سنا،
یعنی مال و دولت کے ساتھ زمین میں دھنسا دیا گیا۔ دینار و درم : روپیہ، پیسہ۔ خیر :
بھلائی۔ سر کرد : (زندگی) برباد کر دی۔ عاقبت : انجام کار، آخر کار۔ متمتع :
فائدہ حاصل کرنے والا۔

ترجمہ : حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قارون کو نصیحت کی کہ لوگوں کے ساتھ
بھلائی کر جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ بھلائی کی، وہ نہ مانا تو تو نے اس کا انجام
سنا، یعنی مال و دولت کے ساتھ زمین میں دھنسا دیا گیا۔

قطعہ : جس نے روپے، پیسے سے بھلائی نہ جمع کی، آخر کار اس نے روپے پیسے
کی فکر میں زندگی برباد کر دی۔ (جان دے دی)

اگر تو چاہتا ہے کہ دنیا کی نعمت سے فائدہ اٹھائے تو مخلوق کے ساتھ کرم کر
جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھ پر کرم کیا۔

(احسان نہ جتا)
عرب گوید : جُد وَلَا تَمْنُنْ لِاَنَّ الْفَائِدَۃَ اِلَیْکَ عَائِدَۃٌ

(بخشش کر) (لوٹنے والا)
یعنی بہ بخشش و منت منہ کہ نفع آں بتو باز می گردد۔

قطعہ

درخت کرم ہر کجا بیخ کرد — گذشت از فلک شاخ و بالائے او
گر امید داری کز و بر خوری — بمنت منہ ارّہ بر پائے او

قطعہ

شکر خدای کن کہ موفق شدی بخیر (بھلائی) — ز انعام و فضل او نہ معطل گذاشتت
منت منہ کہ خدمت سلطاں ہمی کنی — منت شناس از و کہ بخدمت بداشتت

حل لغات : بیخ کرد : جڑ پکڑ لیا۔ بالائے او : اس کا قد۔ بر : پھل،
بمنت : احسان جتا کر۔ منہ : نہ رکھ، نہ چلا۔ ارّہ : آرا۔ پا : پیر، جڑ۔
موفق : توفیق دیا ہوا۔ او : یہاں پر خود کے معنی میں ہے۔ معطل : بے کار۔
منت منہ : احسان نہ رکھ، احسان نہ جتا۔ منت شناس : احسان مان۔
گذاشتت و بداشتت : دونوں میں "ت"، ضمیر مفعولی ہے۔

(۳)

ترجمہ: عرب کہتے ہیں کہ بخشش کر اور احسان نہ جتا، اس لیے کہ فائدہ تیری ہی طرف لوٹنے والا ہے۔

قطعہ: بخشش کا درخت جس جگہ جم گیا، تو اس کی شاخ اور قد آسمان سے بلند ہو گئے
اگر تو اس سے پھل کھانا چاہتا ہے تو احسان جتا کر اس کی جڑ میں آرا نہ چلا۔

قطعہ: اللہ کا شکر ادا کر کہ تجھے بھلائی کی توفیق دی گئی، اس نے اپنے انعام اور فضل سے تجھے بے کار نہیں چھوڑا ہے تو اس پر احسان نہ جتا کہ تو بادشاہ کی خدمت کرتا ہے، بلکہ اس کا احسان مان کر اس نے تجھے اپنی خدمت کے لیے رکھ لیا۔

حکمت نمبر (۳)

دو کس رنج بیہودہ بردند و سعی بے فائدہ کردند، یکے آں کہ اندوخت و نخورد و دیگر آں کہ آموخت و نہ کرد۔

مثنوی

علم چنداں کہ بیشتر خوانی چوں عمل در تو نیست نادانی
نہ محقق بود نہ دانشمند چار پایے برو کتابے چند
آں تہی مغز را چہ علم و خبر کہ برو ہیزم است یا دفتر

حل لغات: رنج: تکلیف۔ بیہودہ: بے کار، خواہ مخواہ۔ سعی: کوشش۔
اندوخت: از اندوختن: جمع کرنا، اکٹھا کرنا۔ آموخت: علم آموخت، علم حاصل کیا۔
نہ کرد: عمل نہ کرد۔ چنداں: جتنا۔ نادانی: نادان ای: تو نادان ہے۔
محقق: مسائل کی تحقیق کرنے والا عالم۔ دانشمند: عالم۔ چار پایہ: چوپایہ، جانور۔ تہی مغز: خالی دماغ یعنی گدھا۔ ہیزم: لکڑیوں کا گٹھر۔ دفتر: کتاب

ترجمہ: دو آدمیوں نے خواہ مخواہ تکلیف اٹھائی اور بے کار کوشش کی، ایک تو وہ جس نے جمع کیا اور نہ کھایا اور دوسرا وہ کہ جس نے علم حاصل کیا اور اس پر عمل نہ کیا۔

مثنوی: تو علم جتنا بھی زیادہ علم حاصل کرے اگر تیرے اندر عمل نہیں تو تو جاہل ہے — نہ تو محقق بن سکتا ہے اور نہ عالم بھی کہلا سکتا ہے، بس ایک جانور ہے جس پر چند کتابیں لاد دی گئی ہیں — اس خالی دماغ کو کیا پتا کہ اس پر لکڑیوں کا گٹھر ہے یا کتاب۔

گدھے — خر

لدا ہوا ہے
یا کتاب

(۲) سبق حکمت ۶-۴

حکمت نمبر (۸)

علم از بہر دین پروردن ست نہ از بہر دنیا خوردن۔

شعر

ہر کہ پرہیز و علم و زہد فروخت   خرمنے گرد کرد و پاک بسوخت

حل لغات: دین پروردن: دین کی خدمت کرنا، دین کو پروان چڑھانا۔
دنیا خوردن: دنیا کمانا۔ خرمن: کھلیان۔ گرد کرد: جمع کیا۔ پاک: سب۔ زہد: پرہیز گاری
ترجمہ: علم دین کی خدمت کرنے کے لیے ہے نہ دنیا کمانے کے لیے۔
شعر: جس شخص نے پرہیزگاری، علم اور تقویٰ بیچ دیا یعنی علم اور پرہیزگاری کو حصول دنیا کا ذریعہ بنایا گویا کہ اس نے کھلیان جمع کیا اور سب کو جلا ڈالا۔

پند: عالم ناپرہیزگار کور مشعلہ دار ست یُھدٰی بہٖ وَھُوَ لَا یَھتَدِیْ۔

بیت

بے فائدہ ہر کہ عمر در باخت   چیزے نہ خرید و زر بینداخت

حل لغات: عالم ناپرہیزگار: بے عمل عالم۔ کور: اندھا۔ مشعلہ دار: چراغ رکھنے والا۔ یھدی بہ: اس سے رہنمائی حاصل کی جاتی ہے۔ وھو لا یھتدی: اور وہ خود راہ نہیں پاتا۔ عمر در باخت: عمر گنوا دی، عمر ضائع کر دی۔ زر: روپیہ پیسہ۔ مشعلچی
ترجمہ: بے عمل عالم اندھا مشعلچی ہے یعنی اس کے ہاتھ میں چراغ ہے جس کے ذریعے دوسرے رہنمائی حاصل کرتے ہیں اور وہ خود رہنمائی حاصل نہیں کرتا۔
بیت: جس شخص نے بے فائدہ عمر ضائع کر دی، یعنی نیکی کر کے اللہ کو راضی نہ کیا گویا کہ اس نے کوئی چیز نہ خریدی اور روپیہ پیسہ پھینک دیا (ضائع کر دیا)۔

پند: مُلک از خردمنداں جمال گیرد و دین از پرہیزگاراں کمال یابد، بادشاہاں بہ نصیحتِ خردمنداں از اں محتاج تراند کہ خردمنداں بہ قربتِ بادشاہاں۔

قطعہ

پندے اگر بشنوی اے پادشاہ   در ہمہ دفتر بہ از یں پند نیست
جز بخردمند مفرما عمل   گرچہ عمل کار خردمند نیست

حل لغات: جمال گرفتن: زیب و زینت حاصل کرنا، رونق پانا۔ قربت: نزدیکی۔ پند: نصیحت۔ بشنوی: از شنودن: سننا، مضارع شنود۔ مفرما عمل: کام سپرد نہ کر، حکومت نہ دے۔

Scanned with CamScanner

۵

ترجمہ: ملک عقل مندوں رونق پاتا ہے اور دین پرہیزگاروں سے کمال حاصل کرتا ہے، بادشاہ عقل مندوں کی نصیحت کے اس سے زیادہ محتاج ہیں جتنا کہ عقل مند بادشاہوں کی قربت کے۔

قطعہ: اے بادشاہ اگر تو نصیحت سننا چاہتا ہے تو تمام کتابوں میں اس نصیحت سے بہتر کچھ نہیں۔ (وہ نصیحت یہ ہے) حکومت عقل مندوں کے علاوہ کسی اور کے سپرد نہ کر یا عقل مندوں کے علاوہ کام کسی اور کے سپرد نہ کر، اگرچہ حکومت کرنا یا ملازمت کرنا عقل مندوں کا کام نہیں۔

حکمت نمبر (۵)

سہ چیز پایدار نماند، مالِ بے تجارت و علم بے بحث و ملک بے سیاست۔

قطعہ

وقتے بلطف گوی و مدارا و مردمی
باشد کہ در کمند قبول آوری دلے

وقتے بقہر گوی کہ صد کوزۂ نبات
گہ گہ چناں بکار نیاید کہ حنظلے

حل لغات: پایدار: مضبوط، بقا۔ سیاست: تدبیر، حکمت۔ لطف: نرمی۔ مدارا: رعایت، خاطر تواضع۔ مردمی: شرافت۔ باشد: ہو سکتا ہے، ممکن ہے۔ کمند: جال، پھندا۔ قہر: سختی۔ کوزہ: ڈلا۔ نبات: مصری۔ حنظل: ایلوا، ایک بد ذائقہ اور بہت کڑوا پھل۔

وقتے: کسی وقت، کبھی، کڑا، اثر

ترجمہ: تین چیزیں پائیدار نہیں ہوتیں (تین چیزوں کو بقا حاصل نہیں) مال بے تجارت کے، علم بے بحث و تکرار کے اور ملک بے تدبیر و حکمت کے۔

قطعہ: کسی وقت (کبھی) نرمی، رعایت اور شرافت سے بات کر ممکن ہے کہ تو قبولیت کے جال میں کسی دل کو پھنسا لے۔

اور کبھی سختی سے بات کر اس لیے کہ مصری کے سو ڈلے کبھی کبھی وہ کام نہیں کرتے جو ایک ایلوا کام کرتا ہے۔

حکمت نمبر (۶)

رحم آوردن بر بداں ستم ست بر نیکاں و عفو کردن از ظالماں جور ست بر درویشاں۔

بیت

خبیث را چو تعہد کنی و بنوازی
بدولتِ تو گنہ می کند بہ انبازی

حل لغات: رحم آوردن: رحم کرنا، رحم کھانا۔ عفو کردن از ظالماں: ظالموں کو معاف کرنا۔ ستم جور: ظلم، زیادتی۔ خبیث: بدطینت، بدذات، تعہد کردن: ضمانت لینا، کفالت کرنا۔ نوازی: از نواختن: نوازنا۔ انبازی: شرکت، سنگت۔ چو: اگر

ترجمہ: بروں پر رحم کھانا، بھلوں پر ظلم ڈھانا ہے اور ظالموں کو معاف کرنا فقیروں پر زیادتی کرنا ہے۔

بیت: اگر تو خبیث کی کفالت کرے گا اور اس کو نوازے گا تو وہ تیری دولت کے سہارے تیرا شریک ہو کر گناہ کرے گا۔

پند: بر دوستی پادشاہاں اعتماد نہ تواں کرد و بر آوازِ خوشِ کودکاں کہ آں بخیالے مبدل شود و ایں بخوابے متغیر گردد۔

شعر

معشوقِ ہزار دوست را دل نہ دہی ور می دہی آں دل بہ جدائی بہ نہی

حل لغات: آوازِ خوش: اچھی آواز۔ کودکاں: بچے، واحد کودک۔ خیالے: ایک خیال یعنی بدگمانی۔ مبدل: تبدیل شدہ۔ خوابے: ایک خواب یعنی احتلام و بلوغ۔ متغیر: بدلا ہوا۔ معشوقِ ہزار دوست: اس سے مراد بادشاہ ہے۔ دل نہ دہی: دل نہ دے۔ نہی: نہادن سے، رکھنا، آمادہ کرنا، تیار کرنا۔

ترجمہ: بادشاہوں کی دوستی اور بچوں کی خوش آوازی پر بھروسا نہیں کرنا چاہیے، کیوں کہ وہ (بادشاہوں کی دوستی) ایک بدگمانی سے بدل جاتی ہے اور یہ (بچوں کی اچھی آواز) ایک خواب سے متغیر ہو جاتی ہے۔

شعر: وہ معشوق جس کے ہزار (بہت سے) دوست ہوں اس کو دل نہ دے اور اگر دیتا ہے تو اسے جدائی پر آمادہ کر لے۔

پند: ہر آں سرے کہ داری با دوست درمیاں منہ و اگرچہ دوست مخلص باشد، چہ دانی کہ وقتے دشمن گردد و ہر گزندے کہ توانی بدشمن مرساں کہ باشد کہ وقتے دوست گردد۔

حل لغات: سر: بھید، راز۔ درمیاں نہادن: بیان کرنا، ظاہر کرنا۔ مخلص: خلوص رکھنے والا۔ گزند: تکلیف، نقصان۔ مرساں: رسانیدن (پہنچانا) سے فعل نہی، نہ پہنچا۔

۸

ترجمہ: تو اپنا راز دوست سے نہ بیان کر اگرچہ وہ مخلص ہو، تجھے کیا معلوم کہ وہ کسی وقت دشمن ہو جائے، اور جو تکلیف تو کسی کو پہنچا سکتا ہے دشمن کو کبھی نہ پہنچا ہو سکتا ہے کہ کسی وقت وہ دوست بن جائے۔

پند: رازے کہ نہاں خواہی باکس درمیاں منہ اگرچہ دوست باشد کہ مر آں دوست را نیز دوستاں باشند و ہم چنیں مسلسل۔

قطعہ

خامشی بہ کہ ضمیر دل خویش — باکسے گفتن و گفتن کہ مگوی

اے سلیم آب ز سرِ چشمہ ببند — کہ چو پر شد نتواں بستن جوی

فرد

سخنے در نہاں نہ باید گفت — کاں سخن برملا نشاید گفت

حل لغات: مسلسل: سلسلہ وار، ضمیر: راز، بھید۔ سلیم: عقل مند، سرچشمہ: ابتدائے کار۔ جوی: ندی۔ نہاں: پوشیدگی۔ برملا: تنہائی ~~بستن: باندھنا، باندھنا~~۔

ترجمہ: جو راز تو چھپانا چاہتا ہے کسی سے بیان نہ کر، اگرچہ وہ دوست ہی کیوں نہ ہو، اس لیے کہ اس دوست کے بھی دوست ہوں گے اور اسی طرح سلسلہ وار۔

قطعہ: خاموش رہنا اس سے بہتر ہے کہ کسی سے اپنا راز کہہ دینا اور یہ کہنا کہ کسی سے نہ کہنا — اے عقلمند! پانی کو چشمہ کے شروع ہی میں روک دے اس لیے کہ جب وہ بھر جائے گا (تو ندی ہو جائے گا) اور ندی نہ باندھی جا سکے گی۔

فرد: وہ بات تنہائی میں بھی نہیں کہنی چاہیے جو برملا (بھرے مجمع میں) نہیں کہی جا سکتی۔

سبق (۳) حکمت ۷ - ۱۱

حکمت نمبر (۷)

دشمن ضعیف کہ در طاعت آید و دوستی نماید مقصود وے جز ایں نیست کہ دشمن قوی گردد، و گفتہ اند، بر دوستی دوستاں اعتماد نیست تا بہ تملق دشمناں چہ رسد، و ہر کہ دشمن کوچک را حقیر شمارد بداں ماند کہ آتش اندک را مہمل می گذارد۔ قطعہ

امروز بکشش چوں می تواں کشت — کاتش چو بلند شد جہاں سوخت

مگذار کہ زہ کند کماں را — دشمن کہ بہ تیر می تواں دوخت

حل لغات: ضعیف: کمزور۔ در طاعت آید: فرماں برداری کرے، قابو میں آجائے۔ دوستی نماید: دوستی ظاہر کرے۔ قوی: طاقت ور، مضبوط۔ تملق: چاپلوسی، خوشامد۔ چہ رسد: کیا مل سکتا ہے۔ کوچک: چھوٹا۔ بداں: یہ اصل میں باں ہے۔ بداں ماند: وہ اس طرح ہے۔ مہل: بے کار۔ کشتن: کشتن سے بجھانا۔ مگذار: نہ چھوڑ، موقع نہ دے۔ زہ: کمان کا چلہ۔

ترجمہ: کمزور دشمن جب قابو میں آجائے اور دوستی ظاہر کرے (دوستی کا دم بھرے) تو اس کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں کہ (موقع پا کر) وہ طاقت ور دشمن بن جائے۔ لوگوں نے کہا ہے کہ جب دوستوں کی دوستی پر اعتماد نہیں تو دشمنوں کی چاپلوسی سے کیا مل سکتا ہے۔ جو چھوٹے دشمن کو حقیر سمجھے تو اس کی مثال ایسی ہے (تھوڑی سی آگ بے کار سمجھ کر چھوڑ دے (کہ بعد میں وہ دہکنے لگے)۔

قطعہ: اگر آج آگ بجھا سکتا ہے تو بجھا دے، اس لیے کہ اگر وہ بلند ہوئی تو ایک جہان کو جلا ڈالے گی۔ دشمن جب تیر سے بیندھا جا سکتا ہے تو اسے اتنا موقع نہ دے کہ کمان کا چلہ چڑھائے۔

حکمت نمبر (۸)

سخن در میان دو دشمن چناں گوئی کہ اگر دوست گردند شرم زدہ مباشی۔

ابیات

میان دو کس جنگ چوں آتش است — سخن چین بدبخت ہیزم کش ست

کنند این و آں خوش دگر بارہ دل — وے اندر میاں کوربخت و خجل

میان دو کس آتش افروختن — نہ عقل ست خود در میاں سوختن

الضاً

در سخن با دوستاں آہستہ باش — تا نہ دارد دشمن خوں خوار گوش

پیش دیوار آنچہ گوئی ہوش دار — تا نہ باشد در پس دیوار گوش

حل لغات: شرم زدہ: شرمندہ۔ سخن چیں: چغل خور۔ ہیزم کش: لکڑی لگانے والا۔ کوربخت: بدبخت۔ خجل: شرمندہ۔ آتش افروختن: آگ بھڑکانا۔ نہ عقل ست: عقل مندی نہیں ہے۔ دشمن خونخوار: خطرناک دشمن۔ تا گوش نہ دارد: تاکہ سن نہ لے۔ ہوش دار: خیال رکھو۔

ترجمہ: دو دشمنوں کے درمیان ایسی بات کر کہ اگر وہ دوست ہو جائیں تو تجھے شرمندگی نہ اٹھانی پڑے۔

ابیات: دو آدمیوں کے درمیان جنگ آگ کی طرح ہے اور بدبخت چغل خور ایندھن ڈالنے والا ہے ـــ جب یہ اور وہ دوبارہ دل خوش کر لیتے ہیں (باہم شیر و شکر ہو جاتے ہیں) تو وہ درمیان میں بدبخت اور شرمندہ ہوتا ہے ـــ دو آدمیوں کے درمیان آگ بھڑکانا اور خود درمیان میں جلنا عقل مندی نہیں۔

ایضاً: دوستوں کے ساتھ آہستہ بات کر، تاکہ خطرناک دشمن نہ سن لے ـــ دیوار کے سامنے جو تو گفتگو کرے تو ہوشیار رہ کہیں دیوار کے پیچھے کوئی کان نہ لگائے ہو۔

حکمت نمبر (۹) ہر کہ با دشمناں صلح می کند سرِ آزارِ دوستاں دارد۔

شعر

بشوی اے خردمند زاں دوست دست   کہ با دشمنانت بود ہم نشست

پند: چوں در امضائے کارے متردد باشی آں طرف اختیار کن کہ بے آزار تر آید

شعر

با مردم سہل گوی دشوار مگوی   با آں کہ در صلح زند جنگ مجوی

حل لغات: سر: خیال، فکر، ارادہ۔ آزار: ستانا۔ بشوی: امر از شستن: دھونا، مضارع شوید۔ امضائے کار: کام جاری کرنا، کام کرنا۔ آزار: تکلیف۔ صلح زند: صلح کا دروازہ کھٹکھٹائے، صلح چاہے۔

ترجمہ: جو دشمنوں کے ساتھ صلح کرتا ہے وہ دوستوں کے ستانے کا ارادہ رکھتا ہے۔

شعر: اے عقل مند! اس دوست سے ہاتھ دھو بیٹھ جو تیرے دشمنوں کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے۔

پند: جب تجھے کسی کام کے کرنے میں تردد ہو تو وہ رخ (تدبیر) اختیار کر کہ تکلیف کے بغیر کام ہو جائے۔

شعر: آدمیوں کے ساتھ نرمی سے بات کر، سخت کلامی نہ کر، جو صلح کرنا چاہے اس کے ساتھ جنگ نہ کر۔

حکمت نمبر (۱۰)

تا کار بزر بر می آید جاں در خطر افگندن نہ شاید۔ عرب گوید: آخر الحیل السیف۔

آخر: آخری، الحیل: حیلوں کا، تلوار

شعر

چوں دست از ہمہ حیلتے درگسست — حلال ست بردن بشمشیر دست

حل لغات: زر: سونا، روپیہ، پیسہ۔ درخطر افگندن: خطرے میں ڈالنا۔ حیل: حیلہ کی جمع: تدبیریں۔ سیف: تلوار۔ گسستن: ٹوٹنا، توڑنا۔ شمشیر بردن: تلوار اٹھانا۔

ترجمہ: جب تک روپے، پیسے سے کام نکل جائے جان کو خطرے میں نہ ڈالنا چاہیے۔
عرب کہتے ہیں: آخری تدبیر تلوار ہے۔

شعر: جب ہاتھ ساری تدبیروں سے ٹوٹ جائے (عاجز ہو جائے) تو اس وقت تلوار پر ہاتھ لے جانا (تلوار اٹھانا) درست ہے۔

حکمت نمبر (۱۱)

بر عجزِ دشمن رحمت مکن کہ اگر قادر شود بر تو نہ بخشاید۔

رحم

بیت

دشمن چو بینی ناتواں لاف از بروتِ خود مزن
مغزے ست در ہر استخواں مردے ست در ہر پیرہن

حل لغات: عجز: عاجزی۔ قادر شدن: قابو پانا۔ بخشاید: از بخشودن (رحم کرنا) معاف کرنا۔ لاف: ڈینگ، شیخی۔ بروت: مونچھ۔ مغز: گودا۔ استخواں: ہڈی۔

سے فعل دعا / مضا

ترجمہ: دشمن کی عاجزی پر رحم نہ کر اس لیے کہ اگر وہ تجھ پر قابو پا جائے گا تو معاف نہ کرے گا۔

بیت: جب تو دشمن کو ناتواں اور کم زور دیکھے (محسوس کرے) تو اپنی مونچھوں سے ڈینگ نہ مار (مونچھوں پر تاؤ نہ پھیر) اس لیے کہ ہر ہڈی میں مغز ہوتا ہے اور ہر لباس میں مرد ہوتا ہے

حکمت نمبر (۱۲)

سبق (۱۱)
۱۲-۱۴

ہر کہ بدے را بکشد خلق از بلائے وے برہاند و وے را از عذاب خدائے۔

قطعہ

پسندیدہ ست بخشایش و لیکن — منہ بر ریشِ خلق آزار مرہم
ندانست آں کہ رحمت کرد بر مار — کہ آں ظلم ست بر فرزند آدم

حل لغات: بد: ظالم۔ بکشد: مضارع از کشتن: مار ڈالنا۔ رہاند: مضارع از رہاندن و رہانیدن بمعنی چھڑانا، رہائی دلانا۔ خلق آزار: مخلوق کو ستانے والا۔

بخشایش: عطا، مہربانی

ترجمہ: جو شخص کسی ظالم کو قتل کرتا ہے مخلوق کو اس کی مصیبت سے نجات دلاتا ہے، اور اس کو خدا کے عذاب سے ۔

قطعہ: مہربانی کرنا (معاف کرنا) پسندیدہ چیز ہے، لیکن مخلوق کو ستانے والے کے زخم پر مرہم نہ رکھو ــــ جس نے سانپ پر رحم کیا (رحم کرنا) اسے نہیں معلوم کہ یہ اولادِ آدم پر ظلم ہے ۔

حکمت نمبر (۱۳)

نصیحت از دشمن پذیرفتن خطا ست ولیکن شنیدن رواست کہ بخلافِ آں کار کنی کہ عینِ صواب ست ۔

مثنوی

حذر کن زانچہ دشمن گوید آں کن   کہ بر زانو زنی دستِ تغابن
گرت راہے نماید راست چوں تیر   ازاں برگرد و راہ دست چپ گیر

حل لغات: عینِ صواب: بالکل ٹھیک، بالکل درست ۔ حذر: پرہیز کرنا ۔ تغابن: نقصان، دستِ تغابن بر زانو زدن: حسرت اور افسوس کرنا ۔ برگرد: بفتحِ کاف فارسی امر است از برگردیدن کہ بمعنی انحراف است (بہار باراں شرح گلستاں) ۔ چپ: بایاں ۔

ترجمہ: دشمن کی نصیحت قبول کرنا خطا ہے، لیکن سننا درست ہے تاکہ تو اس کے خلاف کرے، اس لیے کہ یہ بالکل درست ہے (اسی میں بھلائی ہے) ۔

مثنوی: دشمن جو کرنے کو کہے اس سے پرہیز کر (اگر ایسا نہیں کرے گا) تو نقصان کا ہاتھ زانو پر مارے گا، یعنی حسرت اور افسوس کرے گا ۔ ــــ اگر تجھے تیر کی طرح سیدھا راستہ دکھائے (دائیں جانب چلنے کو کہے) تو اس سے انحراف کر اور بائیں طرف کا راستہ اختیار کر ۔

پند: خشم بیش از حد گرفتن وحشت آرد و لطف بے وقت ہیبت ببرد، نہ چنداں درشتی کن کہ از تو سیر گردند و نہ چنداں نرمی کہ بر تو دلیر ۔

ابیات

درشتی و نرمی بہم در بہ است   چو فاصد کہ جراح و مرہم نہ است
درشتی نگیرد خردمند پیش   نہ سستی کہ نازل کند قدرِ خویش
نہ مر خویشتن را فزونی نہد   نہ یکبارتن در مذلت دہد
جوانے با پدر گفت اے خردمند   نظم۔ مرا تعلیم کن پیرانہ یک پند
بگفتا نیک مردی کن نہ چنداں   کہ گردد چیرہ گرگ تیز دنداں

حل لغات: خشم: غصہ۔ وحشت: ڈر، خوف، نفرت۔ لطف: مہربانی۔ نرمی۔ ہیبت: رعب، دبدبہ۔ درشتی: سختی۔ فاصد: فصد کھولنے والا، پچھنا لگانے والا۔

ترجمہ: حد سے زیادہ غصہ کرنا (لوگوں میں) نفرت پیدا کرتا ہے اور بے موقع مہربانی رعب ختم کر دیتی ہے۔ نہ اتنی سختی کر کہ لوگ بیزار ہو جائیں اور نہ اتنی نرمی کہ تجھ پر دلیر ہو جائیں۔

ابیات: سختی اور نرمی دونوں ملی جلی اچھی ہیں، جیسے فصد کھولنے والا، چیرنے والا بھی ہے اور مرہم لگانے والا بھی۔ عقل مند (زیادہ) سختی اختیار نہیں کرتا اور نہ اتنی نرمی برتتا ہے کہ اپنا مرتبہ کھو دے۔ نہ اپنے آپ کو بڑھاتا ہے اور نہ یکبارگی ذلت و رسوائی پر راضی ہوتا ہے۔

نظم: ایک نوجوان نے باپ سے کہا کہ اے عقل مند! مجھے ایک بزرگانہ نصیحت کیجیے، باپ نے کہا کہ سخاوت اور مہربانی کر لیکن اتنی نہیں کہ تیز دانت والا بھیڑیا غالب ہو جائے۔

حکمت نمبر (۱۴)

(بردباری)

دو کس دشمنِ ملک و دین اند، بادشاہے بے حلم و زاہدے بے علم۔

شعر

بر سرِ ملک مباد آں ملکِ فرمانده
که خدا را نبود بندهٔ فرماں بردار

(حاکم، بادشاہ)

ترجمہ: دو شخص ملک اور دین کے دشمن ہیں ایک بادشاہ بے حلم (ایسا بادشاہ جس کے پاس صبر اور برداشت کا مادہ نہ ہو) اور دوسرا بے علم عابد۔

شعر: خدا نہ کرے کہ ملک پر ایسا بادشاہ حاکم ہو جو خدا کا فرماں بردار بندہ نہ ہو۔

پند: بادشاہے را باید کہ تا حدّے خشم بر دشمناں نہ راند کہ دوستاں را اعتماد نماند آتشِ خشم اول در خداوند خشم افتد پس انگہ زبانہ بخصم رسد یا نہ رسد۔

مثنوی

نشاید بنی آدم خاک زاد — کہ در سر کند کبر و تندی و باد
ترا با چنیں تندی و سرکشی — نہ پندارم از خاکی از آتشی

(۱۴)

قطعہ

در خاک بیلقاں برسیدم بعابدے　گفتم مرا بتربیت از جہل پاک کن
گفتا برو چو خاک تحمل کن اے فقیہ　یا ہر چہ خواندہ ہمہ در زیر خاک کن

ترجمہ: بادشاہ کو چاہیے کہ دشمنوں پر اس قدر غصہ کرے کہ دوستوں کا اعتماد اٹھ جائے، غصے کی آگ سب سے پہلے غصہ کرنے والے میں اثر کرتی ہے (جلاتی ہے) اس کے بعد اس کا شعلہ دشمن تک پہنچے یا نہ پہنچے۔

مثنوی: خاک سے پیدا اولاد آدم کو مناسب نہیں کہ اپنے سر میں تکبر، غصہ اور غرور رکھے، تجھے اتنے غصے اور سرکشی کے ہوتے ہوئے میں نہیں سمجھتا کہ تو مٹی کا بنا ہے، لگتا ہے کہ آگ کا بنا ہے۔

قطعہ: بیلقان کی سرزمین میں، میں ایک عابد کے پاس پہنچا اور کہا کہ تربیت کرکے مجھے جہالت سے پاک کر دیجیے ـــــ انھوں نے کہا کہ اے عالم! جا اور مٹی کی طرح صبر و برداشت کر، یا جو کچھ تو نے پڑھا ہے سب زمین میں دفن کر دے۔

سبق (۵)
۱۵-۱۸

(۱۳)

حکمت نمبر (۱۵)

بد خوے بدست دشمنے گرفتار ست کہ ہر جا رود از چنگ عقوبت او خلاص نیابد۔

بیت

اگر زدستِ بلا بر فلک رود بدخوی ز دستِ خوے بدِ خویش در بلا باشد

ترجمہ: بری عادت والا ایک ایسے دشمن کے ہاتھوں گرفتار ہے کہ وہ جہاں بھی جاتا ہے اس کی سزا کے چنگل سے چھٹکارا نہیں پاتا ہے۔

بیت: اگر بدخو (بری عادت والا) مصیبت کے ہاتھ سے بچنے کے لیے آسمان پر چلا جائے (تو وہاں بھی) اپنی بری عادت کے ہاتھوں مصیبت میں رہے گا۔

حکمت نمبر (۱۶)

چو بینی کہ در سپاہِ دشمن تفرقہ افتاد، تو جمع باش و اگر جمع شوند از پریشانی اندیشہ کن

ای از ہزیمت و پراگندہ شدن خود اندیشہ کن و از تدبیر غافل مباش

قطعہ

برو با دوستاں آسودہ بنشیں چوں بینی درمیانِ دشمناں جنگ

وگر بینی کہ باہم یک زبانند کماں را زہ کن و بر بارہ بر سنگ

ترجمہ: جب تو یہ دیکھے کہ دشمن کی فوج میں پھوٹ پڑ گئی ہے تو اطمینان کا سانس لے اور اگر متفق ہو جائیں تو اپنی پریشانی (پسپائی) کی فکر کر (اور تدبیر سے غافل نہ ہو)

قطعہ: جب تو دشمنوں کو آپس میں لڑتا بھڑتا دیکھے تو جا دوستوں کے ساتھ آرام سے (بےفکر ہو کر) بیٹھ ــــ اور اگر یہ دیکھے کہ یک زبان ہیں (ان کے درمیان اتحاد و اتفاق ہے) تو کمان کا چلہ چڑھا اور قلعے کی دیوار پر پتھر لے جا (پتھر جمع کر) تاکہ جنگ میں کام آئے۔

حکمت نمبر (۱۷)

دشمن چو از ہمہ حیلتے فرو ماند سلسلۂ دوستی بجنباند، آنگہ بدوستی کارہا کند کہ ہیچ دشمن نتواند کرد، سرِ مار بدستِ دشمن کوب کہ از احدی الحسنیین خالی نہ باشد، اگر این غالب آمد مار کشتی واگر آں، از دشمن رستی۔

فرد

بروزِ معرکہ ایمن مشو ز خصمِ ضعیف کہ مغزِ شیر برآرد چو دل ز جاں برداشت

ترجمہ: دشمن جب تمام تدبیروں سے عاجز آجاتا ہے تو دوستی کی زنجیر ہلاتا ہے۔ (دوستی کی کوشش کرتا ہے) اس وقت وہ دوستی کے پردے میں وہ کام کر لیتا ہے کہ کوئی دشمن نہیں کر سکتا، سانپ کا سر دشمن کے ہاتھ سے کچل، اس لیے کہ یہ دو خوبیوں میں سے ایک سے خالی نہ ہوگا، اگر یہ (دشمن) غالب آگیا تو تو نے سانپ مار ڈالا اور اگر وہ (سانپ) غالب آگیا تو تو نے دشمن سے چھٹکارا حاصل کر لیا۔

فرد: لڑائی کے دن کم زور دشمن سے بے خوف نہ ہو اس لیے کہ جب وہ زندگی سے مایوس ہو جائے گا تو شیر کا بھیجا نکال لے گا۔

حکمت نمبر (۱۸)

خبرے کہ دانی دل بیازارد تو خاموش باش تا دیگرے بیارد۔

فرد

بلبلا! مژدۂ بہار بیار خبرِ بد بہ بوم شوم گزار

نکتہ: پادشاہ را بر خیانت کسے واقف مگرداں مگر آنگہ کہ بر قبولِ کلی واثق باشی وگرنہ در ہلاک خود سعی می کنی۔

(۱۷)

مثنوی

بسیج سخن گفتن انگاہ کن — کہ بینی کہ در کار گیرد سخن

کمال ست در نفس انسان سخن — تو خود را بہ گفتار ناقص مکن

ترجمہ: تو کوئی ایسی خبر (بات) جانتا ہے جو دوسرے کے دل کو تکلیف پہنچائے تو خاموش رہ (نہ بتا) اور انتظار کر، یہاں تک کہ کوئی دوسرا بتائے۔

فرد: اے بلبل موسم بہار کی خوشخبری لا اور بری خبر منحوس الو کے لیے چھوڑ دے۔

نکتہ: بادشاہ کو کسی کی خیانت پر اس وقت تک آگاہ نہ کر جب تک کہ تجھے مکمل قبولیت بھروسا نہ ہو، ورنہ تو اپنی ہلاکت کی کوشش کرتا ہے۔

مثنوی: بات کہنے کا اس وقت ارادہ کر جب کہ تو دیکھ کہ بات اثر کرے گی۔ قوت گویائی نفسِ انسانی کا کمال ہے تو بے اثر بات کر کے خود کو کم تر نہ کر۔

پند: ہر کہ نصیحت خود را مے نکند او خود بہ نصیحت گرے محتاج است۔

پند: فریب دشمن مخور و غرورِ مداح مخر کہ ایں دام زرق نہادہ است و آں دامن طمع کشادہ۔

پند: احمق را ستایش خوش آید چوں لاشہ کہ در کعبش دمے فربہ نماید۔

قطعہ

الا تا نشنوی مدحِ سخن گوی — کہ اندک مایہ نفعے از تو دارد

اگر روزے مرادش بر نیاری — دو صد چنداں عیوبت بر شمارد

Scanned with CamScanner

ترجمہ: جو کسی خودسر (اپنی رائے پر عمل کرنے والے) نصیحت کرتا ہے وہ خود کسی نصیحت (نصیحت کرنے والے) کا محتاج ہے۔

پند: دشمن کا فریب نہ کھا اور تعریف کرنے والے کا دھوکا نہ خرید (دھوکے میں نہ آ) اس لیے کہ اس نے مکاری کا جال بچھایا ہے اور اس نے لالچ کا دامن کشادہ کیا ہے۔

پند: بے وقوف کو تعریف اچھی لگتی ہے، جیسے مردہ جانور کہ اس کی نلی میں بھرنا اسے موٹا بنا دیتا ہے۔

قطعہ: ایسے شاعروں کی مدح سرائی پر کان نہ دھر، جو تجھ سے تھوڑا سا بھی فائدہ اٹھائے۔ اگر کسی دن تو اس کی مراد پوری نہ کرے گا تو تیرے دو سو گنا عیب گنا دے گا۔

(۱۸)

سبق (۶)
۱۹-۲۲

حکمت نمبر (۱۹)

متکلم را تا کسے عیب نہ گیرد سخنش صلاح نہ پذیرد۔

شعر

مشو غرہ بر حسنِ گفتارِ خویش بہ تحسین نادان و پندارِ خویش

ترجمہ: بات کرنے والے کا جب تک کوئی عیب نہیں پکڑا تا تو اس کے کلام کی اصلاح نہیں ہوتی۔

شعر: اپنے کلام کی خوبی پر فریب خوردہ نہ ہو بے وقوف کی تعریف اور اپنے غرور کی وجہ سے۔

حکمت نمبر (۲۰)

ہمہ کس را عقلِ خود بکمال نماید و فرزند خود بجمال۔

نظم

یکے جہود و مسلمان مناظرہ کردند چنانکہ خندہ گرفت از نزاع ایشانم

بہ طنز گفت مسلمان گر این قبالۂ من درست نیست خدایا جہود میرانم

جہود گفت بتورات می خورم سوگند وگر خلاف بود ہم چو تو مسلمانم

گر از بسیط زمیں عقل منعدم گردد بخود گمان نبرد ہیچ کس کہ نادانم

ترجمہ: ہر شخص کو اپنی عقل کامل نظر آتی ہے اور اپنا بیٹا خوب صورت۔

نظم: ایک یہودی اور ایک مسلمان نے آپس میں بحث کی (مناظرہ کیا) کہ ان جھگڑے پر مجھے ہنسی آگئی ــــ مسلمان نے طنزاً کہا کہ اگر یہ میری دستاویز درست نہیں تو اے خدا! تو مجھے یہودی کر کے مارنا ــــ یہودی نے کہا کہ میں تورات کی قسم کھاتا ہوں کہ اگر معاملہ اس کے خلاف ہوا (جیسا کہ میں کہتا ہوں) تو میں تیری طرح مسلمان ہوں ــــ اگر روئے زمین سے عقل ناپید ہو جائے (تب بھی) کوئی شخص اپنے بارے میں یہ تصور نہ کرے گا کہ میں بے عقل ہوں۔

حکمت نمبر (۲۱)

ده آدمی بر سفرۂ بخورند و دو سگ بر مردارے بہم بسر نبرند،

(دسترخوان — مل جل کر گزارہ کرنا)

حریص بجہانے گرسنہ و قانع بنانے سیر، حکما گفتہ اند: درویشی بقناعت به از توانگری به بضاعت۔

(لالچی / حریص گرسنہ است بخوردن جہانے و قناعت کنندہ سیر می شود بیک نان ۔ — سرمایہ / پونجی)

شعر

رودۂ تنگ بیک نان تہی پر گردد   نعمت روے زمیں پر نہ کند دیدۂ تنگ

(آنت — روکھی — لالچی آنکھ)

مثنوی

پدر چوں دور عمرش منقضی گشت   مرا ایں یک نصیحت کرد و بگذشت

(ختم — زمانہ زندگی — وفات پا گئے)

کہ شہوت آتش ست ازوے بپرہیز   بخود بر آتش دوزخ مکن تیز

دراں آتش نداری طاقت سوز   بصبر آبے بریں آتش زن امروز

(امروز بریں آتش آب صبر بزن ۔)

پند: ہر کہ در حال توانائی نکوئی نہ کند در وقت ناتوانی سختی بیند۔

(طاقت — نیکی)

شعر

بداختر تر از مردم آزار نیست   کہ روز مصیبت کسش یار نیست

(بد نصیب تر — کسی)

ترجمہ: دس آدمی ایک دسترخوان پر کھا لیتے ہیں اور دو کتے ایک مردار پر مل جل کر گزارہ نہیں کرتے، لالچی آدمی پوری دنیا کھا کر بھی بھوکا ہے اور قناعت پسند ایک روٹی کھا کر بھی شکم سیر ہو سکتے ہیں۔ عقل مندوں نے کہا ہے کہ قناعت کے ساتھ درویشی ساز و سامان کے ساتھ مال داری سے بہتر ہے۔

شعر: تنگ آنت (خالی پیٹ) ایک روکھی سوکھی سے بھر جاتی ہے اور روے زمین کی نعمتیں لالچی آنکھ کو نہیں بھر سکتیں۔

مثنوی: (شیخ سعدی اپنے والد کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ) میرے والد کی زندگی کا زمانہ

جب ختم ہوا (پورا ہوا) تو انھوں نے مجھے ایک نصیحت کی اور اللہ کو پیارے ہو گئے کہ خواہش نفس آگ ہے اس سے پرہیز کر اور خود پر دوزخ کی آگ تیز مت کر۔ اس آگ میں تو جلنے کی طاقت نہیں رکھتا، آج ہی اس آگ پر صبر کا پانی چھڑک دے۔

پند: جو شخص طاقت کی حالت میں (خوش حالی میں) بھلائی نہیں کرتا وہ کمزوری کے وقت (بدحالی کے وقت) سختی اٹھاتا ہے۔

شعر: لوگوں کو ستانے والے سے زیادہ بدنصیب کوئی نہیں اس لیے کہ مصیبت کے دن اس کا کوئی دوست نہیں ہوتا۔

حکمت نمبر (۲۲)

ہر چہ زود بر آید دیر نہ پاید۔

(جلدی — مضارع از پائیدن یعنی ٹھہرنا، پائے دار ہونا۔)

قطعہ

خاک مشرق شنیدہ ام کہ کنند — بچہل سال کاسہ چینی

(ملک چین — یعنی سازند)

صد بروزے کنند در مردشت — لاجرم قیمتش ہمی بینی

(مردشت: شیراز کے قریب ایک شہر کا نام — لاجرم: یقیناً)

قطعہ

مرغک از بیضہ برون آید و روزی طلبد — آدمی زادہ ندارد خرد و عقل و تمیز

(بیضہ: انڈا — مرغک: تصغیر مرغ مراد بچۂ ناتجربہ کار است — مراد از روزی طلبیدن خود نزد دانہ رفتن و بے اعانت مادر خوردن)

آں کہ ناگاہ کسے گشت بچیزے نرسید — ویں بہ تمکین و فضیلت بگذشت از ہمہ چیز

(ناگاہ: اچانک — تمکین: وقار یعنی ٹھہراؤ، الحوار برقرار)

آبگینہ ہمہ جا یابی از آں بے محل ست — لعل دشوار بدست آید از آنست عزیز

(آبگینہ: شیشہ — بے محل: بے قدر)

ترجمہ: جو چیز جلدی حاصل ہوتی ہے دیر پا نہیں ہوتی۔

قطعہ: میں نے سنا ہے کہ مشرق کی مٹی سے چالیس سال میں چینی کا پیالا بناتے ہیں۔ مردشت میں ایک دن میں سو بناتے ہیں، یقیناً تو اس کی قیمت بھی دیکھتا ہے۔

قطعہ: مرغی کا بچہ انڈے سے نکلتا ہے اور خود دانہ چگنے لگتا ہے اور آدمی کا بچہ اس وقت عقل، سمجھ اور تمیز نہیں رکھتا۔ وہ (مرغی کا بچہ) اچانک ہوشیار ہو گیا اور کسی مرتبے کو نہیں پہنچ سکا اور یہ (انسان کا بچہ) کہ وہ عزت اور مرتبے میں ہر چیز سے بڑھ گیا۔ تو شیشہ ہر جگہ پائے گا اس لیے بے قدر ہے اور لعل مشکل سے ہاتھ آتا ہے اس لیے عزیز ہے (قابل عزت ہے)۔

سبق (۷)
۲۳ - ۲۵

حکمت نمبر (۲۳)

کارہا بہ صبر برآید و مستعجل (جلد باز) بہ سر در آید۔

مثنوی

بچشم خویش دیدم در بیاباں (ریگستان، جنگل) — کہ آہستہ (آہستہ رفتار) سبق برد (سبقت لے گیا) از شتاباں (دوندہ و تیز رفتار)

سمند بادپا (اسپ زود رفتار، تیز رفتار) از تگ (دویدن) فرو ماند (عاجز رہا) — شتربان (اونٹ چلانے والا) ہم چناں آہستہ می راند

ترجمہ: بہت سے کام صبر سے نکلتے ہیں اور جلد باز سر کے بل گرتا ہے۔

مثنوی: میں نے جنگل میں اپنی آنکھ سے دیکھا کہ آہستہ چلنے والا تیز چلنے والے سے سبقت لے گیا۔ تیز رفتار گھوڑا دوڑنے سے عاجز رہ گیا (اور منزل تک نہ پہنچ سکا) شتربان اسی طرح آہستہ آہستہ (اونٹ) ہانکتا رہا (اور منزل پر پہنچ گیا)

پند: ناداں را بہ از خاموشی (فضیلتے، چیز) نیست و اگر ایں مصلحت بدانستے ناداں نہ بودے۔

قطعہ

چوں نداری کمال فضل آں بہ — کہ زباں در دہاں (خاموش رہ) نگہ داری

آدمی را زباں فضیحہ (ذلیل، رسوا) کند — جوز بے مغز (اخروٹ) را سبک ساری (ہلکا پن)

ابیات

خرے را ابلہے (ایک بے وقوف) تعلیم می داد — برو بر صرف (ذائع) کردے سعی (کوشش) دائم (ہر وقت)

حکیمے گفتش اے ناداں! چہ کوشی — دریں سودا (دیوانگی، خیال) بترس (ڈر، پرہیز کر) از لوم (ملامت) لائم (ملامت کرنے والا)

نیاموزد (نہیں سیکھتا) بہائم (جمع بہیمہ یعنی چوپایہ) از تو گفتار — تو خاموشی بیاموز (سیکھ) از بہائم

ایضاً

ہر کہ تامل نہ کند در جواب — بیشتر آید سخنش ناصواب

غور و فکر — نادرست

یا سخن آرای چو مردم بہ ہوش — یا بنشیں ہمچو بہائم خموش

ترجمہ: نادان کے لیے خاموشی سے بہتر کوئی چیز نہیں اور اگر یہ مصلحت جان لیتا تو نادان نہ ہوتا۔

قطعہ: اگر تیرے اندر فضیلت کا کمال نہیں تو یہی بہتر ہے کہ زبان کو منہ میں محفوظ رکھ۔ آدمی کو زبان رسوا کرتی ہے اور بے مغز (خالی) اخروٹ کو اس کا ہلکا پن۔

ابیات: ایک بے وقوف ایک گدھے کو پڑھا رہا تھا، اس پر مسلسل کوشش صرف کر رہا تھا۔ ایک عقل مند نے کہا اے نادان! تو کیا کوشش کر رہا ہے، اس دیوانگی میں ملامت کرنے والے کی ملامت سے ڈر۔ چوپائے تجھ سے بولنا نہیں سیکھ سکتے (بلکہ) تو چوپایوں سے خاموشی سیکھ۔

ایضاً: جو شخص جواب دینے میں غور و فکر نہیں کرتا زیادہ تر اس کی بات نادرست (غلط) ہوتی ہے — یا ہوش کے ساتھ سمجھدار آدمی کی طرح بات کو آراستہ کر، یا چوپایوں کی طرح خاموش بیٹھ۔

پند: ہر کہ با داناتر از خود جدل کند تا بدانند کہ داناست،

مرد — بحث و تکرار — بڑا عالم

بدانند کہ نادان ست۔

فرد

چوں در آید بہ از توئی بسخن — گرچہ بہ دانی اعتراض مکن

بڑا، مرد دار — "یا" در توئی برائے تنکیر ست یعنی از تو بزرگ ترے بسخن گوید اعتراض بر آں مکن، اگرچہ بہتر از آں دانی۔

ترجمہ: جو شخص اپنے سے بڑے عالم سے اس لیے بحث کرے کہ لوگ سمجھیں کہ عالم ہے (اس ناشائستہ حرکت سے) لوگ سمجھ جاتے ہیں کہ جاہل ہے۔

فرد: اگر کوئی تجھ سے بڑا شخص بات کر رہا ہے تو اس پر اعتراض نہ کر، اگرچہ تو اس سے بہتر جانتا ہے۔

حکمت نمبر (۴۲)

ہر کہ با بداں نشیند نکوئی نہ بیند۔

ابیات

گر نشیند فرشتہ با دیو — وحشت آموزد و خیانت و ریو

از بداں جز بدی نیاموزی — نہ کند گرگ پوستیں دوزی

پند: مردماں را عیب نہانی پیدا مکن کہ مر ایشاں را رسوا کنی و خود را بے اعتماد۔

از آں کہ مردم در امانت اسرار خود بر تو اعتماد نہ نمایند۔

پند: ہر کہ علم خواند و عمل نہ کرد بداں ماند کہ گاو راند و تخم نیفشاند۔ از تن بے دل طاعت نیاید و پوست بے مغز بضاعت را نہ شاید۔ نہ ہر کہ در مجادلت چست در معاملت درست۔

وتخم ریزی نہ کرد۔ از تن بے قوت روحانی و دلی عبادت نہ شود، چراکہ عبادت بدنی موقوف بر نیت دل است، تا ارادت واثق

بیت

بس قامت خوش کہ زیر چادر باشد — چوں باز کنی مادر مادر باشد

برکارے نہ داری ہرگز سرانجام آں بخوبی نہ شود — و مراد از پوست بے مغز میوہ از قسم بادام و پستہ کہ خالی از مغز باشد ظاہر است کہ آں پوست را ہیچ قدر و قیمت نباشد۔ و کنایت ست از کسیکہ ظاہر آراستہ و باطن خراب دارد (خیابان وغیرہ)

ترجمہ: جو شخص بروں کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے وہ بھلائی نہیں دیکھتا (بھلائی سے متعلق نہیں ہو جاتا)

ابیات: اگر فرشتہ شیطان کے ساتھ بیٹھے (صحبت اختیار کرے) تو وہ بھی نفرت، بددیانتی اور مکر و فریب سیکھے گا۔ تو بروں سے برائی کے علاوہ کچھ نہ سیکھے گا، بھیڑیا کھال نہیں سیتا۔

پند: لوگوں کا پوشیدہ عیب ظاہر نہ کر کہ تو انھیں رسوا کرے گا اور خود کو بے اعتماد۔

پند: جس نے علم حاصل کیا اور عمل نہ کیا تو وہ اس شخص کے مشابہ ہے کہ جس نے کھیت میں ہل چلایا اور اس میں بیج نہیں ڈالی۔ روحانی اور دلی قوت کے بغیر بندگی نہیں ہو سکتی اور بے مغز کا چھلکا پونجی کے لائق نہیں۔ ایسا ضروری نہیں کہ جو لڑنے جھگڑنے میں تیز ہو وہ معاملے میں بھی درست ہو۔

(۲۶)

حکمت نمبر (۲۵)

اگر شبہا ہمہ، شبِ قدر بودے، شبِ قدر بے قدر بودے۔

شعر

گر سنگ ہمہ، لعلِ بدخشاں بودے — پس قیمتِ لعل و سنگ یکساں بودے

بدخشاں: نام ولایتے ست ما بین ہندوستان و خراسان۔ گویند: لعل و طلا در آں جا ست۔ بعضے گویند: کانِ لعل بداں جا نیست و چوں از معدن بداں جا آورند و فروشند بداں سبب منسوب بہ بدخشاں شدہ است۔

ترجمہ: اگر ساری راتیں شب قدر ہوتیں تو شب قدر بے قدر ہوتی (کچھ اہمیت نہ ہوتی)

شعر: اگر تمام پتھر لعل بدخشاں ہوتے تو لعل اور پتھر کی قیمت برابر ہوتی۔

سبق ۲۶-۲۹

حکمت نمبر (۲۶)

نہ ہر کہ بصورت نکوست سیرت زیبا دروست، کار اندرون دارد نہ پوست۔

حاصل آں کہ کار بہ باطن است نہ بظاہر و شناختن باطن بسیار دشوار است

قطعہ

توان شناخت بیک روز در شمائل مرد کہ تا کجاش رسیدست پایگاہ علوم

ولے ز باطنش ایمن مباش و غرہ مشو کہ خبث نفس نہ گردد بسالہا معلوم

پند: ہر کہ با بزرگاں ستیزد خون خود می ریزد۔

قطعہ

خویشتن را بزرگ پنداری راست گفتند یک دو بیند لوچ

زود بینی شکستہ پیشانی تو کہ بازی بسر کنی باغوچ

بازی بسر کردن: سر سے ٹکر مارنا

ترجمہ: یہ ضروری نہیں کہ جو صورت میں اچھا ہو اس کے اندر اچھی عادت بھی ہو، سروکار باطن سے ہے ظاہر سے نہیں۔

قطعہ: انسان کے اخلاق و عادات سے ایک ہی دن میں پتا لگایا جا سکتا ہے کہ اس کے علم کا مرتبہ کہاں تک پہنچا ہوا ہے ـــــ اور لیکن اس کے باطن سے بے خوف نہ ہو اور غفلت نہ کر، اس لیے کہ نفس کی خباثت برسوں میں بھی معلوم نہیں ہوتی۔

پند: جو کہ بڑوں سے لڑتا ہے خود اپنا خون بہاتا ہے۔

قطعہ: تو خود کو بڑا سمجھتا ہے، لوگوں نے سچ کہا ہے کہ بھینگا ایک کو دو دیکھتا ہے۔ بہت جلد اپنی پیشانی پھوٹی ہوئی دیکھے گا جب کہ تو مینڈھے سے سر ٹکرائے گا۔

حکمت نمبر (۲۷)

پنجہ با شیر انداختن و مشت بر شمشیر زدن کار خردمنداں نیست۔

پنجہ انداختن: پنجہ لڑانا

بیت

جنگ و زور آوری مکن با مست   پیش سر پنجہ در بغل نہ دست

پند: ضعیفے کہ با قوی دلاوری کند یار دشمن ست در ہلاک خویش۔

قطعہ

سایہ پرورده را چہ طاقت آں   کہ رود با مبارزاں بہ قتال

سست بازو بجہل می فگند   پنجہ با مرد آہنیں چنگال

ترجمہ: شیر سے پنجہ لڑانا اور تلوار پر مکا مارنا عقل مندوں کا کام نہیں (کیوں کہ ان میں سے ہر ایک میں بڑا خطرہ ہے)

بیت: پہلوان کے ساتھ لڑائی اور زور آزمائی نہ کر، پنجہ باز کے سامنے ہاتھ بغل میں چھپا لے۔

پند: جو کم زور طاقت ور کے مقابلے میں بہادری کرتا ہے وہ اپنی ہلاکت میں دشمن کا مددگار ہے۔

قطعہ: ناز و نعم میں پلے ہوئے (ناتجربہ کار) کو کیا طاقت کہ بہادر سپاہیوں کے ساتھ جنگ میں جائے۔ کم زور بازو والا نادانی کی وجہ سے مضبوط پنجہ والے سے پنجہ لڑاتا ہے۔

حکمت نمبر (۲۸)

ہر کہ نصیحت نہ شنود سر ملامت شنیدن دارد۔

شعر

چوں نیاید نصیحتت در گوش   اگرت سرزنش کنم خاموش

ترجمہ: جو نصیحت نہیں سنتا ملامت سننے کا خیال رکھتا ہے۔

شعر: جب تیرے کان میں نصیحت نہیں پڑتی، اگر میں تجھے جھڑکوں تو خاموش رہ۔ (جب تجھے نصیحت اثر نہیں کرتی، اگر میں تجھے تنبیہ کروں تو چپ چاپ سن)

حکمت نمبر (۲۹)

بے ہنراں ہنرمنداں را نہ توانند دید، ہم چناں سگِ بازاری (آوارہ)

سگِ صیدی را مشغلہ (شور و غوغا) برآرند و پیش آمدن نیارند[١] (ازیارستن: سکنا) یعنی چوں سِفلہ (کمینہ)

بہ ہنر باکسے بر نیاید بخبثش در پوستیں افتد۔ (عیب جوئی میں پڑ جاتا ہے)

بیت

کند ہر آینہ غیبت حسودِ کوتہ دست   کہ در مقابلہ گنگش بود زبانِ مقال

(ہر آینہ: لامحالہ، ناچار؛ حسود: بالفتح مبالغہ، حاسد؛ کوتہ دست: عاجز؛ مقال: گفتگو)

ترجمہ: بے ہنر، ہنرمندوں کو نہیں دیکھ سکتے، جیسے آوارہ کتے شکاری کتے کو بھونکتے ہیں، اور سامنے نہیں آسکتے، یعنی جب کمینہ ہنر میں کسی پر غالب نہیں آتا تو اپنی خباثت کی وجہ سے اس کی عیب جوئی میں پڑ جاتا ہے۔

بیت: لامحالہ (مجبوراً) عاجز حاسد غیبت کرتا ہے، کیوں کہ بولنے والی زبان اس کے مقابلے میں گونگی ہوتی ہے۔

[١] یعنی پیش آمدن طاقت نیارند، وایں نیارند نفی مضارع از آوریدن نیست کہ مترادف آوردن باشد، بلکہ نفی مضارع یارستن است کہ مترادف توانستن باشد۔ فافہم۔
(بہارِ باراں شرح گلستاں از مولوی غیاث الدین، ص: ۲۴۴ نول کشور لکھنؤ)

حکمت نمبر (۳۰)

سبق (۹) ۳۰ – ۳۳

اگر جورِ شکم نیستی، ہیچ مرغ در دامِ (جال) صیاد (شکاری) نیفتادے، بلکہ صیاد

جور: مراد ازاں طلب طعام است بمبالغہ و بے قراری از شدت گرسنگی۔

خود دام نہ نہادے

بیت

شکم بندِ دست ست و زنجیرِ پائے   شکم بندہ (ای بندۂ شکم) نادر پرستد خدائے

کسے کہ مشاغل در فکر طعام باشد خدارا کم تر پرستد و اکثر در پرستش نفس ...

پند: حکیماں دیر دیر خورند، و عابداں نیم سیر (بقدر قبول)، و زاہداں سدِّ رمق (اور تھوڑی سی جان)،

وجواناں تا طبق برگیرند، و پیراں تا عرق بکنند، امّا قلندراں چنداں

بخورند کہ در معدہ جائے نَفَس نہ ماند و بر سُفرہ روزیِ کس۔

شعر

اسیرِ بندِ شکم را دو شب نہ گیرد خواب — شبے ز معدہ سنگی، شبے ز دل تنگی

ترجمہ: اگر پیٹ نہ ستاتا تو کوئی پرندہ شکاری کے جال میں نہ پھنستا، بلکہ شکاری خود جال نہ ڈالتا۔

پیٹ: پیٹ ہاتھ کی ہتھکڑی اور پیر کی زنجیر ہے، پیٹ کا غلام اللہ کو بہت کم پوجتا ہے۔

پند: عقل مند لوگ آہستہ آہستہ کھاتے ہیں (معنی دیگر: دو کھانوں کے درمیان اتنا لمبا وقفہ کرتے ہیں تاکہ مکمل طور پر ہضم ہو جائے) اور عبادت گزار آدھا پیٹ، متقی حضرات جیسے سحر، جوان اس وقت تک جب تک کہ طبق نہ اٹھالیں، بوڑھے اس وقت تک کہ پسینہ نہ آجائے اور رہے قلندر تو وہ اتنا کھاتے ہیں کہ معدے میں سانس لینے کی جگہ نہ رہے اور دسترخوان پر ایک آدمی کی بھی خوراک نہ بچے۔

شعر: پیٹ کے قیدی کو دو رات نیند نہیں آتی، ایک رات معدہ بھاری ہونے کی وجہ سے اور دوسری رات بھوک کی وجہ سے۔

حکمت نمبر (۳۱)

مشورت با زناں تباہ ست و سخاوت با مفسداں گناہ۔

شعر

ترحّم بر پلنگِ تیز دنداں — ستمگاری بود بر گوسفنداں

ترجمہ: عورتوں سے مشورہ کرنا (رائے لینا) تباہی کا سبب ہے اور فسادیوں پر سخاوت کرنا گناہ ہے۔

شعر: تیز دانت والے تیندوے پر رحم کھانا بکریوں پر ظلم کرنا ہے۔

حکمت نمبر (۳۲)

ہر کرا دشمن پیش است اگر نکشد دشمنِ خویش است ۔

بیت

سنگ در دست و مار بر سرِ سنگ خیرہ رائی بود قیاس و درنگ

(بیوقوفی - سوچنا - دیر)

و گروہے بخلاف ایں مصلحت دیدہ اند و گفتہ اند کہ در کشتنِ بندیاں

(گروہ دانشوراں)

تامل اولیٰ تر است بحکم آں کہ اختیار باقی است تواں کشت و

(بسبب)

تواں ہشت اگر بے تامل کشتہ شود محتمل است کہ مصلحتے فوت شود

(ممکن است)

و تدارکِ مثل آں ممتنع باشد ۔ مثنوی

(تلافی - ناممکن)

نیک سہل است زندہ بے جاں کرد کشتہ را باز زندہ نہ تواں کرد

(بہت آسان)

شرطِ عقل است صبرِ تیر انداز کہ چو رفت از کماں نیاید باز

(تقاضا)

ترجمہ: دشمن جس کے سامنے ہے اگر وہ اس کو نہ مارے تو اپنا ہی دشمن ہے۔

بیت: پتھر ہاتھ میں ہو اور سانپ (دوسرے) پتھر پر تو اس وقت سوچنا اور (مارنے میں) تاخیر کرنا بے وقوفی ہے۔

عقلمندوں کی ایک جماعت نے اس کے برعکس میں مصلحت سمجھی ہے اور کہا ہے کہ قیدیوں کے قتل کرنے میں غور و فکر زیادہ بہتر ہے، اس لیے کہ اختیار باقی ہے، مارا بھی جا سکتا اور چھوڑا بھی جا سکتا ہے، اگر بے سوچے سمجھے مار ڈالا جاتا ہے تو ممکن ہے کہ کوئی مصلحت فوت ہو رہی ہو اور اس کی تلافی ناممکن ہو جائے

مثنوی: زندہ کو بے جان کر دینا (مار ڈالنا) بہت آسان ہے، مرے ہوئے کو زندہ نہیں کیا جا سکتا۔ تیر انداز کا صبر کرنا عقل کا تقاضا ہے، اس لیے کہ جب تیر کمان سے نکل گیا پھر واپس نہیں آئے گا۔

حکمت نمبر (۳۳)

حکیمے کہ با جہال درافتد باید کہ توقع عزت ندارد و اگر جاہلے بزبان آوری بر حکیمے غالب آید عجب نیست کہ سنگیست کہ گوہر را می شکند۔

(چرب زبانی)

بیت

نہ عجب گر فرو رود نفسش — عندلیبے غراب ہم قفسش

(دم گھٹنا، سانس، بلبل، کوا، پنجرا)

قطعہ

گر ہنرمندے از اوباش جفائے بیند — تا دل خویش نیازارد و درہم نشود

(تکلیف، ظلم، آرزدہ نہ کرے، رنجیدہ نہ ہو)

سنگ بد گوہر اگر کاسۂ زریں شکند — قیمت سنگ نیفزاید و زر کم نشود

(بد اصل، از افزودن: بڑھنا)

ترجمہ: جو عقل مند جاہلوں سے بحث میں الجھ جائے تو اسے عزت کی توقع نہیں رکھنی چاہیے، اگر کوئی جاہل چرب زبانی سے کسی عقل مند پر غالب آ جائے تو یہ تعجب کی بات نہیں، اس لیے کہ وہ پتھر ہے جو کہ موتی کو توڑ دیتا ہے۔

بیت: کوئی تعجب کی بات نہیں اگر اس بلبل کا دم گھٹ جائے جس کے ساتھ ایک ہی پنجرے میں کوا ہو۔

قطعہ: اگر کوئی ہنرمند آوارہ شخص سے تکلیف اٹھائے تو وہ ہرگز اپنا دل نہ دکھائے اور رنجیدہ نہ ہو — بد اصل پتھر اگر سونے کا پیالا توڑ دے تو پتھر کی قیمت نہ بڑھے گی اور سونے کی قیمت نہ گھٹے گی۔

حکمت نمبر (۳۴)

خردمندے را کہ در زمرۂ اجلاف سخن بہ بندد شگفت مدار

کہ آواز بربط با غلبۂ دُہل بر نیاید و بوے عبیر از گندِ سیر فرو ماند۔

بلند آواز ناداں گردن افراخت — کہ دانا را بہ بے شرمی بینداخت

نمی داند کہ آہنگِ حجازی — فرو ماند ز بانگِ طبلِ غازی

ترجمہ: جو عقل مند کمینوں کی جماعت میں بات نہ کر سکے تو تعجب نہ کر، اس لیے کہ سارنگی کی آواز ڈھول کے شور شرابے میں نہیں نکلتی اور عبیر کی خوش بو لہسن کی بدبو سے دب جاتی ہے۔

مثنوی: بلند آواز نادان نے گردن ابھاری (بلند کی) کہ عقل مند کو بے شرمی سے دبا لے (رسوا کر دے) ـــــ وہ نہیں جانتا کہ حجازی نغمہ نٹ کی ڈھول کی آواز سے دب جاتا ہے۔

حکمت نمبر (۳۵)

جوہر اگر در خلاب افتد ہمانفیس ست و غبار اگر بر فلک رود

ہما خسیس، استعداد بے تربیت دریغ ست و تربیت نامستعد

ضائع خاکستر نسبتے عالی دارد کہ آتش جوہر علوی ست ولیکن

چوں بہ نفس خود ہنرے ندارد باخاک برابر ست و قیمتِ شکر

نہ از نے ست کہ آں خود خاصیت وی ست۔

مثنوی

چوں کنعاں را طبیعت بے ہنر بُود پیمبر زادگی قدرش نیفزود

ہنر بنمای گرداری نہ گوہر گل از خارست ابراہیم از آزر

ترجمہ: موتی اگر کیچڑ میں گر جائے تو بھی عمدہ (قیمتی) ہے اور غبار اگر آسمان پر چلا جائے تو بھی بے وقعت (بے قیمت) ہے۔ صلاحیت تربیت کے بغیر قابل افسوس ہے اور تربیت بغیر صلاحیت کے برباد اور بے سود، راکھ بلند نسبت رکھتی ہے، اس لیے کہ آگ بلندی والا جوہر ہے، لیکن چوں کہ بذات خود کوئی ہنر نہیں رکھتی اس لیے مٹی کے برابر ہے، شکر کی قدر و قیمت گنے کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ یہ اس کی خود خاصیت ہے۔

مثنوی: چوں کہ کنعان (پسر نوح) کی طبیعت بے ہنر تھی، پیغمبر زادگی نے اس کی عزت نہ بڑھائی ــــ اگر تیرے پاس ہنر ہے تو دکھا گوہر (نسب) نہ دکھا، اس لیے کہ پھول کانٹے سے اور ابراہیم آزر سے پیدا ہوئے۔

حکمت نمبر (۳۶)

مشک آن ست کہ خود ببوید کہ عطار بگوید، دانا چوں طبلہ عطارست، خاموش و ہنر نمای، و ناداں چوں طبل غازی بلند آواز و میاں تہی ــ

(کستوری — عطار ذکر کرے — صندوقچہ — ڈھول — خالی)

قطعہ

عالم اندر میانۂ جہال مثلے گفتہ اند صدیقاں

شاہدے در میاں کوراں ست مصحفے در کنشت زندیقاں

پند: دوستے را کہ بعمرے فراچنگ آرند نشاید کہ بیک دم بیازارند۔

سنگے بچند سال شود لعل پارہ زنہار تا بیک نفسش نہ شکنی بہ سنگ

(بت خانہ — حاصل کرنا — ہرگز — پارۂ لعل)

ترجمہ: مشک وہ ہے جو خود مہکے نہ کہ عطر فروش کہے کہ یہ مشک ہے، عقل مند عطر فروش کے ڈبے کی طرح ہے جو خاموش اور ہنر دکھانے والا ہے اور بے عقل نٹ کے ڈھول کی طرح ہے جو بلند آواز ہے اور اندر سے خالی ہے۔

قطعہ: عالم جاہلوں کے درمیان (کیسا ہے، اس سلسلے میں) سچے لوگوں نے ایک مثل بیان کی ہے ــــ عالم اندھوں کے درمیان ایک معشوق ہے، کافروں کی عبادت گاہ میں ایک قرآن ہے۔

: جس دوست کو ایک زمانے میں حاصل کریں تو مناسب نہیں ہے کہ اسے ایک دم رنجیدہ کر دیں۔

بیت: ایک پتھر چند سالوں میں لعل کا ٹکڑا بنتا ہے، خبردار! اسے ایک دم میں پتھر سے نہ توڑ۔

(۳۵)

سبق (۱۱)
۳۷ - ۴۱

حکمت نمبر (۳۷)

عقل در دست نفس ______ سلاح جنگ خداست

ترجمہ: عقل نفس کے ہاتھوں ایسے گرفتار ہے جیسے عاجز مرد مکار عورت کے ہاتھوں۔

شعر: خوشی کا دروازہ اس گھر پر بند کر دے، جس گھر سے عورت کی آواز زور سے باہر آئے۔

پند: رائے (تدبیر) بغیر قوت کے فریب اور جادو ہے اور قوت بغیر رائے (تدبیر) کے نادانی اور دیوانگی ہے۔

شعر: (بادشاہ کے پاس پہلے) تمیز، تدبیر اور عقل ہونی چاہیے اس کے بعد ملک (کی بادشاہی) کہ اس لیے کہ نادان کا ملک اور سلطنت خدا سے لڑنے کا ہتھیار ہے۔

حکمت نمبر (۳۸)

جواں مرد کہ ______ چہ بیند

ترجمہ: وہ جواں مرد (سخی) کھائے اور (دوسروں کو) دے اس عبادت گزار سے بہتر ہے جو روزے رکھے اور ذخیرہ کرے۔

پند: جس نے لوگوں کے درمیان مقبولیت حاصل کرنے کے لیے (جائز) خواہشیں ترک کر دیں۔ وہ حلال خواہش سے بچ کر حرام خواہش میں گر پڑا (جا گرا)

شعر: جو عبادت گزار خدا تعالیٰ کے لیے گوشہ نشین نہ ہو وہ بے چارہ اندھے شیشے میں کیا دیکھے گا یعنی نام و نمود کی وجہ سے جو دل سیاہ ہو گیا ہو وہ جلوۂ الٰہی کیا دیکھے گا

حکمت نمبر (۳۹)

اندک اندک ______ غلہ در انبار

ترجمہ: تھوڑا تھوڑا بہت ہو جاتا ہے اور قطرہ قطرہ سیلاب بن جاتا ہے۔

یعنی جس کے پاس طاقت نہیں ہوتی وہ سنگ ریزے اکٹھا کرتا ہے تاکہ موقع پا کر دشمن کے دماغ سے بھیجا باہر نکال دے (دشمن کو ہلاک کر دے)

شعر: جب قطرے سے قطرہ مل جاتا ہے تو نہر بن جاتا ہے اور جب نہر سے نہر مل جاتی ہے تو دریا بن جاتی ہے۔

شعر: تھوڑا تھوڑا مل کر بہت ہو جاتا ہے، دانہ دانہ غلے کا انبار ہو جاتا ہے۔

حکمت نمبر (۴۰)

عالم را نشاید کہ ______ کبر و گردن کشی

ترجمہ: عالم کے لیے یہ مناسب نہیں کہ عام آدمی کی بے وقوفی کو حلم و بردباری کی وجہ سے معاف کر دے، اس لیے کہ (معاف کر دینے سے) دو طرفہ نقصان ہے (ایک یہ کہ) اس (عالم) کی ہیبت کم ہو جائے گی اور اُس (عام آدمی) کی نادانی پختہ ہو جائے گی۔

شعر: جب تو کمینے کے ساتھ لطف و مہربانی سے بات کرے گا تو اُس کا تکبر اور سرکشی بڑھ جائے گا۔

حکمت نمبر (۴۱)

معصیت از ہر کہ ______ در چاہ او فتاد

ترجمہ: گناہ جس سے بھی سرزد ہو ناپسندیدہ ہے اور علما سے ہو تو ناپسندیدہ تر، اس لیے کہ علم شیطان سے لڑنے کا ہتھیار ہے اور ہتھیار بند کو جب (سپاہی) قید کر کے لے جاتے ہیں تو شرمندگی زیادہ ہوتی ہے۔

مثنوی: عام نادان اور پریشان حال شخص بد پرہیز عالم سے بہتر ہے اس لیے کہ وہ اندھے پن (جہالت) کی وجہ سے راستے سے بھٹکا ہوا ہے اور اس کے پاس تو دو آنکھیں تھیں (علم کی دولت تھی) تب بھی کنویں میں گر پڑا۔

حکمت نمبر (۴۲)

سبق (۱۲) ۴۲ — ۴۴

جان در حمایت ______ و باکہ پیوستی

ترجمہ: جان ایک سانس کی نگہبانی میں ہے اور دنیا وجود و عدم کے درمیان ایک وجود ہے، دین دنیا کے بدلے بیچنے والے گدھے ہیں، یوسف کو بیچ کر کیا خرید رہے ہیں یعنی ادنیٰ چیز خرید رہے ہیں۔ فرمانِ خداوندی ہے: اے اولادِ آدم! کیا میں نے تم سے یہ عہد و پیمان نہ لیا تھا کہ تم شیطان کو نہ پوجو گے۔

بیت: شیطان کے کہنے پر تو نے دوست کا عہد و پیمان یعنی اللہ تعالیٰ سے کیا ہوا عہد توڑ دیا، ذرا سوچ! کہ تو کس سے کٹا اور کس سے جڑا۔

حکمت نمبر (۴۳)

شیطان با مخلصان ______ ازیں جا برکن

ترجمہ: شیطان مخلصوں پر غالب نہیں آتا اور بادشاہ مفلسوں پر۔

(خالص اللہ کی عبادت کرنے والوں پر شیطان غالب نہیں آتا، ایسے ہی خراج وصول
کرنے کے سلسلے میں بادشاہ مفلسوں پر قابو نہیں پاتا، اس کے پاس ہے ہی نہیں تو کہاں
سے دے)

مثنوی: جو بے نمازی ہے اسے قرض نہ دے اگرچہ اس کا منہ فاقہ سے کھلا ہوا
ہے اس لیے کہ جو خدا کا فرض ادا نہیں کرتا اسے تیرے قرض کی بھی فکر نہ ہوگی۔

فرد: آج (قرض مانگنے کے دن) دو آدمیوں کے کھانے کی مقدار لگن بھر کے سامنے رکھے
گا اور خوب مزے سے کھائے گا)
جب کل (آئندہ) قرض کا تقاضا ہو گا تو کہے گا کہ اس جگہ سے موٹی اکھاڑ لے۔
یعنی فحش گوئی پر اتر آئے گا اور کچھ نہ دے گا۔

حکمت نمبر (۴۴)

ہر کہ بہ زندگی ______ ذنب خرش

ترجمہ: وہ شخص جس کی زندگی میں لوگ اس کی روٹی نہیں کھاتے، جب وہ مرجاتا
ہے تو اس کا نام بھی نہیں لیتے، انگور کی لذت بیوہ جانتی ہے نہ کہ میوے والا، یوسف
صدیق علیہ السلام خشک سالی (قحط) کے زمانے میں پیٹ بھر نہ کھاتے تا کہ
بھوکوں کو نہ بھولیں۔

مثنوی: جو شخص عیش و آرام میں زندگی گزارتا ہے اسے کیا معلوم کہ بھوکے کا حال
کیسا ہے۔
عاجزوں کا حال وہی جانتا ہے جو اپنے حالات میں عاجز ہو۔

قطعہ: اے وہ جو تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہے، ہوش میں رہ کہ مسکین لکڑہارے
کا گدھا کیچڑ میں پھنسا ہے۔
فقیر پڑوسی کے گھر سے آگ نہ مانگ اس لیے کہ جو اس کے روشن دان سے نکل رہا
ہے وہ دل کا دھواں ہے۔

پند: خشک سالی کے زمانے میں بدحال فقیر سے نہ پوچھ کہ تیرا کیا حال ہے، مگر اس شرط
کے ساتھ کہ اس کے زخم پر مرہم رکھے گا اور کچھ نقد بخشش کرے گا۔

قطعہ: جب تو گدھے اور بوجھ کو کیچڑ میں گرا ہوا دیکھے تو دل ہی دل میں اس کے اوپر شفقت
کرے لیکن اس کے قریب نہ جا اور اگر گیا اور اس سے پوچھ لیا کہ کیسے گرا تو کمر کس لے اور بہادروں
کی طرح اس کے گدھے کی دم پکڑ۔

(۱۳۹)
سبق
۴۵ — ۴۸

حکمت نمبر (۴۵)

دو چیز مخالف عقل است ________ بخوردن بیش از رزق و مردن پیش از اجل

ترجمہ: دو چیزیں عقل کے خلاف ہیں، نصیب کے رزق سے زیادہ کھانا اور مقررہ وقت سے پہلے مرنا۔

قطعہ: ہزار آہ و نالے سے بھی تقدیر نہیں بدلتی، منہ سے شکر ادا ہو یا شکایت نکلے۔ جو فرشتہ (حضرت میکائیل علیہ السلام) ہوا کے خزانوں پر مقرر ہے، اسے کیا غم کہ کسی بڑھیا کا چراغ بجھ رہا ہے۔

پند: اے روزی کے طلب گار! بیٹھ (پریشان نہ ہو) کہ اپنا حصہ کھائے گا اور اے موت کے مطلوب! نہ بھاگ کہ جان نہ بچا سکے گا۔

قطعہ: تو روزی کے لیے کوشش کرے یا نہ کرے خدائے بزرگ و برتر تجھے پہنچا دے گا ___ اگر تو شیر اور چیتے کے منہ میں چلا جائے تو وہ تجھے نہ کھائیں گے مگر موت ہی کے دن۔

حکمت نمبر (۴۶)

توانگر فاسق ________ نخواہد یافت

ترجمہ: بدکار مال دار سونے کا ملمع کیا ہوا ڈھیلا ہے اور نیک فقیر خاک آلود معشوق ہے، یہ (درویش صالح) موسیٰ علیہ السلام کی پیوند لگی ہوئی گدڑی ہے اور وہ موتیوں سے آراستہ کی ہوئی فرعون کی داڑھی ہے، لیکن نیکوں کی سختی اپنا چہرہ کشادگی کی جانب رکھتی ہے اور بروں کی دولت اپنا سر پستی کی جانب۔

قطعہ: جس کے پاس رتبہ اور دولت ہے اس کے ذریعے وہ شکستہ دل کی دلجوئی نہ کرے تو اسے بتا دے کہ کوئی دولت اور رتبہ دار آخرت میں نہ پائے گا۔

حکمت نمبر (۴۷)

حسود از نعمت حق ________ اندر قفاست

ترجمہ: حاسد (کینہ پرور) اللہ کی نعمت میں بخیل ہے جس کی وجہ سے بے قصور بندے سے دشمنی رکھتا ہے۔

قطعہ: ایک پاگل شخص کو میں نے دیکھا کہ وہ ایک مرتبے والے کی بدگوئی کر رہا تھا تو میں نے کہا: اے جناب! اگر تو بدبخت ہے تو نیک بخت آدمی کا کیا قصور۔

قطعہ: خبردار! تو ہرگز کسی حاسد پر مصیبت کا طلب گار نہ بن اس لیے کہ وہ بدبخت خود ہی مصیبت میں گرفتار ہے ـــــ کیا ضرورت ہے کہ اس کے ساتھ دشمنی کرے ویسے ہی دشمن اس کے پیچھے پڑا ہے۔

حکمت نمبر (۴۸)

تلمیذ بے ارادت ـــــــــــــــــــ چہ کوتاہ

ترجمہ: وہ شاگرد جو استاذ سے عقیدت نہ رکھے ناکام عاشق ہے، راستے کی پہچان نہ رکھنے والا سالک بے پر کا پرندہ ہے، بے عمل عالم بے پھل کا درخت ہے، بے علم زاہد (عبادت گزار) بے کواڑ کا گھر ہے، قرآن کے نازل ہونے کا مقصد اچھی عادات سیکھنا ہے نہ کہ لکھی ہوئی سورت کا تجوید سے پڑھنا، جاہل عبادت گزار پیدل چلنے والا ہے اور سست عالم سویا ہوا سوار، جو گنہگار دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتا ہے وہ مغرور عبادت گزار سے بہتر ہے

بیت: نرم مزاج اور دل رکھنے والا سپاہی لوگوں کو ستانے والے عالم سے بہتر ہے۔

قول: کسی (عقلمند) سے لوگوں نے پوچھا کہ عالم بے عمل کس کے مشابہ ہے تو اس نے جواب دیا کہ بے شہد کی مکھی کے۔

بیت: بے مروت، بدمزاج مکھی سے کہہ کہ جب تو شہد نہیں دیتی تو ڈنک بھی نہ مار۔

قول: بے مروت مرد، عورت ہے اور لالچی عابد ڈاکو ہے۔

قطعہ: اے شخص جس نے اپنی عزت بڑھانے کے لیے اور دوسروں کو فریب دینے کے لیے سفید کپڑے زیب تن تاکہ مخلوق کو رکھے ہیں اچھا گمان کرے جب کہ نامۂ اعمال سیاہ ہے، (اے مکار سن لے) دنیا سے ہاتھ کوتاہ رہنا چاہیے، آستین چاہے لمبی ہو چاہے چھوٹی۔

(اس زمانے میں یہ رواج تھا کہ مال دار زیب و زینت کے لیے آستین لمبی رکھتے تھے اور صوفیہ کرام وضو کی آسانی کے لیے چھوٹی)

سبق ۱۴
۴۹ — ۵۲

حکمت نمبر (۴۹)

دو کس را ـــــــــــــــــــ خانہ در خورد حیل

ترجمہ: دو آدمیوں کی حسرت دل سے نہیں نکلتی اور افسوس کا پیر دلدل سے باہر نہیں آتا۔ ایک ایسا تاجر جس کی مال تجارت سے لدی ہوئی کشتی سمندر میں ٹوٹ گئی ہو اور سارا مال غرق ہو گیا ہو، دوسرا وہ وارث جو اوباشوں کے ساتھ بیٹھتا ہو اور وہ اس کا سارا مال اڑا ڈالیں۔

قطعہ: فقیروں کے نزدیک تیرا خون بہانا جائز ہوگا، اگر تیرا مال ان کے لیے وقف نہ ہو۔ یا نیلے پوشاک والے (قلندر) سے واسطہ نہ رکھو یا گھر اور مال و اسباب ترک کر دے۔ یا پیل بانوں سے دوستی نہ کر (اگر کرتا ہے) تو ہاتھی کے لائق گھر بنالے۔

حکمت نمبر (۵۰)

خلعت سلطان ______ دہ خدائے وبرہ

ترجمہ: بادشاہ کا (عطا کردہ) جوڑا اگرچہ عزیز ہے، مگر اپنا پرانا کپڑا اس سے زیادہ باعزت ہے، بڑوں کا دستر خوان اگرچہ لذیذ ہے مگر اپنی زنبیل (جھولی) کا ٹکڑا اس سے لذیذ تر۔

بیت: اپنی کمائی کا سرکہ اور سبزی زمیندار کی روٹی اور گوشت سے بہتر ہے۔

حکمت نمبر (۵۱)

خلاف راہ صواب ______ بعز دانائی

ترجمہ: صرف صحت بخشی کے گمان کی بنیاد پر دوا کھا لینا اور قافلے سے الگ نادیدہ راستہ چلنا عقل مندوں کی رائے کے برعکس اور راہ راست کے خلاف ہے۔

امام، مرشد محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ سے لوگوں نے دریافت کیا کہ آپ علوم میں اس مرتبے پر کیسے پہنچے؟ فرمایا: اس طرح کہ جو چیز میں نہیں جانتا اس کے پوچھنے میں شرم نہیں محسوس کی۔

قطعہ: عقل کے مطابق صحت کی امید اس وقت ہوتی ہے جب کہ نبض کسی ماہر طبیب کو دکھائے، تو جو چیز تو نہیں جانتا اس کے بارے میں پوچھ لے، اس لیے کہ پوچھنے کی ذلت تجھے دانائی کی عزت کا راستہ بتائے گی۔

حکمت نمبر (۵۲)

ہر چہ دانی کہ ______ ابلہ تر مباشی

ترجمہ: جس چیز کے بارے میں تو جانتا ہے کہ یقیناً وہ تجھے معلوم ہو جائے گی تو اس کے پوچھنے میں جلدی نہ کر، اس لیے کہ ایسا کرنے سے سلطنت کی ہیبت اور وقار کو نقصان پہنچتا ہے۔

قطعہ: جب لقمان نے دیکھا کہ داؤد علیہ السلام کے ہاتھ میں بھی لوہا معجزے سے موم ہو جاتا ہے، تو انھوں نے ان سے نہ پوچھا کہ کیا بنا رہے ہیں، اس لیے کہ وہ جانتے تھے کہ ان سے پوچھے بغیر معلوم ہو جائے گا۔

قول: جو شخص بروں کی صحبت اختیار کرتا ہے اگرچہ ان کی عادت نہ اپنائے، لیکن ان کی روش کی بنیاد پر اس پر تہمت لگائی جائے گی۔ جیسے اگر کوئی شخص شراب خانے میں نماز پڑھنے جائے تو اسے شراب خور کہا جائے گا۔

مثنوی: اگر تو نادان کی صحبت پسند (اختیار) کرے گا تو اپنے اوپر نادانی ٹھپا لگائے گا ــــ میں نے عقل مندوں سے ایک نصیحت طلب کی تو انھوں نے کہا کہ نادانوں سے رشتہ نہ جوڑ ــــ اس لیے کہ اگر تو زمانے کا عقل مند ہے تو گدھا بن جائے گا اور اگر نادان ہے تو اور بڑا نادان (بے وقوف) بن جائے گا۔

سبق ۱۵
۵۳ - ۵۴

حکمت نمبر (۵۳)

حسلم شتر ــــــــــــ بسو یاں پاک

ترجمہ: اونٹ کی بردباری جیسا کہ معلوم ہے کہ اگر کوئی بچہ اس کی نکیل پکڑ لے اور سو فرسنگ لے جائے تو گردن اس کی تابع داری سے نہ موڑے گا اور اگر خوف ناک درّہ سامنے آ جائے جو کہ ہلاکت کا سبب ہو اور بچہ نادانی سے اس جگہ لے جانا چاہے تو نکیل اس کے ہاتھ سے چھڑا لے گا اور دوبارہ اطاعت نہ کرے گا، اس لیے کہ سختی کے وقت نرمی بری ہے، کہتے ہیں کہ دشمن نرمی برتنے سے دوست نہیں بن جاتا بلکہ دشمنی کا لالچ زیادہ کر دیتا ہے۔

قطعہ: جو شخص تیرے ساتھ مہربانی سے پیش آئے تو اس کا فرماں بردار بن جا اور اگر خلاف کرے تو اس کی دونوں آنکھ میں دھول جھونک دے ــ
سخت مزاج کے ساتھ لطف و مہربانی سے بات نہ کر اس لیے کہ زنگ خوردہ ریتی ہی سے صاف ہوگا۔

حکمت نمبر (۵۴)

ہر کہ در پیش سخن ــــــــــــ برمحال کنند

ترجمہ: جو شخص دو سروں کی بات کے درمیان دخل اندازی کرے (ٹپک پڑے) تاکہ اس کی بزرگی کا مرتبہ جانیں تو وہ اس کی جہالت کا درجہ ضرور جان لیتے ہیں۔

قطعہ: عقل مند شخص جواب نہیں دیتا مگر اس وقت جب لوگ اس سے سوال کریں۔ لمبی چوڑی باتیں کرنے والا اگرچہ حق پر ہو لوگ اس کا دعوی محال (جھوٹ) پر محمول کریں گے۔

حکمت نمبر (۵۵)

ریشے درون جامہ ______ از بند رہائی

ترجمہ: میرے پوشیدہ مقام پر ایک زخم تھا۔ میرے مرشد شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ ہر روز پوچھتے کہ زخم کیسا ہے اور یہ نہ پوچھتے کہ کہاں ہے۔ میں سمجھ گیا کہ اس سے پرہیز کر رہے ہیں کہ تمام اعضا کا نام لینا مناسب نہیں ہوتا۔ عقل مندوں نے کہا ہے کہ جو شخص بات تول کر (دیکھ کر) نہیں کرتا وہ جواب سے دکھ اٹھاتا ہے یا جواب سے دوسروں کو دکھ پہنچاتا ہے۔

قطعہ: جب تک تو اچھی طرح نہ سمجھ لے کہ بات بالکل درست ہے تو چاہیے کہ کچھ کہنے کے لیے منہ نہ کھولے، اگر سچ بات کہے اور قید خانے میں پڑا رہے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تیرا جھوٹ قید سے رہائی دے۔ کہ جھوٹ تجھ کو قید سے رہائی دے۔

حکمت نمبر (۵۶)

دروغ گفتن ______ نمار ند ازد

ترجمہ: جھوٹ بولنا الٹ چوٹ کی طرح ہے کہ اگر زخم اچھا بھی ہو جائے تو نشان باقی رہتا ہے۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ یوسف علیہ السلام کے بھائی سے موسوم ہوئے تو ان کے سچ بولنے پر بھی اعتماد نہ رہا، ان کے والد حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا: بلکہ تم نے اپنے لیے ایک قصہ گھڑ لیا ہے۔ (پورا قصہ گلستاں کے حاشیے پر دیکھیں)

قطعہ: جس کی عادت سچ بولنے کی ہو۔ اس سے اگر کوئی غلطی سرزد ہو جاتی ہے تو درگزر کرتے ہیں۔ اگر کوئی جھوٹ میں مشہور ہو گیا تو اس کے سچ کا بھی لوگ یقین نہیں کرتے۔

حکمت نمبر (۵۷)

اجل کائنات ______ در جنگ

ترجمہ: بظاہر کائنات میں سب سے بزرگ و برتر آدمی ہے اور موجودات میں سب سے زیادہ ذلیل کتا ہے، البتہ عقل مندوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حق شناس کتا ناشکرے آدمی سے بہتر ہے

قطعہ: کتا ایک لقمہ کبھی بھی فراموش نہیں کرتا۔ اگرچہ تو اسے سو بار پتھر مارے۔ اور اگر تو کسی کمینے کو ساری عمر نوازے گا تو معمولی چیز پر بھی تجھ سے جنگ کے لیے تیار ہو جائے گا۔

حکمت نمبر (۵۸)

از نفس پرور ______ وردہی

ترجمہ: نفس پرور سے ہنر پروری نہیں ہو سکتی اور بے ہنر سرداری کے لائق نہیں ہے۔

مثنوی: زیادہ کھانے والے پر رحم نہ کر اس لیے کہ بہت کھانے والا بہت ذلیل ہے۔
اگر تو گائے کی طرح موٹا ہونا چاہتا ہے تو گدھے کی طرح بدن کو لوگوں کے ظلم کے حوالے کر دے۔

حکمت نمبر (۵۹)

در انجیل ______ از خویش

ترجمہ: انجیل میں آیا ہے کہ اے آدم کی اولاد! اگر میں تجھے مالداری دوں تو مجھ سے غافل ہو کر مال میں مشغول ہو جائے گا اور اگر فقیر بنا دوں اور تنگ دل ہو کر بیٹھ جائے تو میرے ذکر کی مٹھاس (لذت) کہاں پائے گا اور میری عبادت کے لیے کب دوڑے گا۔

قطعہ: کبھی تو دولت میں مغرور اور غافل ہے، کبھی تنگ دستی میں گھائل اور زخمی۔
جب خوشی اور رنج میں یہ حال ہے تو میں نہیں جانتا کہ خود سے منہ موڑ کر حق تعالیٰ کی ذات میں کب مشغول ہو گا۔

حکمت نمبر (۶۰)

ارادت بے چوں ______ چو یونس

ترجمہ: بے مثال (اللہ تعالیٰ) کی مشیت کسی کو تخت شاہی سے نیچے اتارتی ہے اور کسی کو مچھلی کے پیٹ میں بہتر رکھتی ہے۔

بیت: اس کا وقت بہت اچھا ہے تیرا ذکر جس کا غم خوار ہو، اگرچہ وہ یونس علیہ السلام کی طرح مچھلی کے پیٹ میں ہو۔

حکمت نمبر (۶۱)

اگر تیغ قہر ______ امید مغفرت است

ترجمہ: اگر خدا اے قہار، قہر و جلال کی تلوار سونت لے تو نبی اور ولی سر جھکا دیں اور اگر مہربانی کا اشارہ کر دے تو بروں کو نیکوں کے مرتبہ پر پہنچا دے۔

قطعہ: اگر وہ محشر میں غیظ و غضب سے خطاب کرے تو انبیاء کو بھی عذر خواہی کی ہمت نہیں۔ اے بندے! اللہ کی بارگاہ میں لطف و کرم کے چہرے سے پردہ اٹھانے کی التجا کر، اس لیے کہ گنہگاروں کو بھی مغفرت کی امید ہے۔

حکمت نمبر (۶۲)

ہر کہ بہ تادیب ______ بہ توبیخ

ترجمہ: جو دنیا کے ادب سکھانے سے سیدھی راہ نہ اختیار کرے وہ آخرت کے عذاب میں گرفتار ہوتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے: ہم انھیں معمولی (دنیا کا) عذاب چکھائیں گے، بڑے (آخرت کے) عذاب کے علاوہ۔

فرد: بڑوں کا عتاب پہلے نصیحت ہوتا ہے پھر سختی، جب وہ نصیحت کریں اور تو نہ سنے تو بیڑی ڈال دیتے ہیں۔

پند: نیک بخت لوگ پہلے کے لوگوں کے واقعات اور کہاوتوں سے اس سے پہلے نصیحت حاصل کرتے ہیں کہ بعد کے لوگ ان کے واقعے سے ضرب المثل بنائیں۔

چور از وقت تک ہاتھ چھوٹا نہیں کریں کے یعنی اپنی حرکت سے باز نہیں آئیں گے یہاں تک کہ ان کا ہاتھ چھوٹا نہ کردیں یعنی کاٹ نہ دیں۔

قطعہ: پرندہ دانے کے قریب نہیں جاتا جب دوسرے پرندے کو جال میں پھنسا دیکھتا ہے۔ دوسروں کی مصیبت سے نصیحت حاصل کر، یہاں تک کہ دوسرے تجھ سے نصیحت نہ حاصل کریں۔

حکمت نمبر (۶۳)

سبق ۱۷
۶۳ — ۶۹

آں راکہ ______ رہبر نیست

ترجمہ: جس کے عقیدت کے کان اللہ نے بہرے پیدا کیے ہیں کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ سنے اور جس کو نیک بختی کا پھندا کھینچ رہا ہو وہ نہ جائے تو کیا کرے۔

قطعہ: خدا تعالیٰ کے دوستوں کی تاریک رات روشن دن کی طرح چمکتی ہے، اور یہ سعادت (تاریک راتوں کی درخشندگی) بازو کی قوت کی وجہ سے نہیں ہے (بلکہ یہ اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی) جب تک کہ دینے والا نہ دے۔

رباعی: تجھے چھوڑ کر کس کے پاس فریاد لے جاؤں کہ دوسرا کوئی حاکم نہیں اور تیرے ہاتھ سے بڑا کوئی ہاتھ نہیں۔ جسے تو ہدایت دے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے تو گمراہ کر دے اسے کوئی راہ راست پر نہیں لا سکتا۔

حکمت نمبر (۶۴)

گدائے نیک ________ غم خوری

ترجمہ: نیک انجام فقیر ناہنجار بادشاہ سے بہتر ہے۔

بیت: ایسا غم جس کے بعد تجھے خوشی حاصل ہو اس خوشی سے بہتر ہے جس کے بعد تجھے غم کھانا پڑے۔

حکمت نمبر (۶۵)

زمیں را از آسماں ________ از دست مگزار

ترجمہ: آسمان زمین پر نچھاور کرتا ہے یعنی پانی برساتا ہے اور زمین سے آسمان کو غبار ملتا ہے۔ حدیث مبارک ہے کہ ہر برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اس میں ہوتا ہے۔

فرد: اگر تجھے میری عادت نامناسب معلوم ہوئی تو اپنی اچھی عادت ہاتھ سے نہ جانے دے۔

حکمت نمبر (۶۶)

خداوند ________ نیا سودے

ترجمہ: خدائے بزرگ و برتر دیکھتا ہے اور پردہ پوشی کرتا ہے، پڑوسی نہیں دیکھتا اور شور مچاتا ہے۔

بیت: اللہ کی پناہ اگر مخلوق غیب داں ہوتی تو کوئی بھی کسی کے ہاتھ سے آرام نہ پاتا۔

حکمت نمبر (۶۷)

زر از معدن ________ خاکسار مردہ

ترجمہ: سونا کان سے کان کھودنے پر نکلتا ہے اور بخیل کے ہاتھ سے جان جانے پر۔

قطعہ: بخیل کھاتے نہیں نگہ بانی کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ کھانے کی امید بہتر ہے نہ کہ کھانا۔ دشمن کے مقصد کے مطابق تو ایک روز دیکھے گا کہ سونا پڑا ہے اور ذلیل مر گیا۔

حکمت نمبر (۶۸)

ہر کہ بر زیر دستاں ______ زور مندے

ترجمہ: جو کمزوروں پر مہربانی نہیں کرتا وہ ظالموں کے ظلم سے دوچار ہوتا ہے۔

تشریح: مناسب نہیں کہ جس بازو میں طاقت ہو وہ بہادری سے عاجزوں کا ہاتھ توڑ دے۔ کمزوروں کے دل کو تکلیف نہ پہنچا ورنہ کسی طاقت ور کے ظلم میں گرفتار ہو جائے گا۔

حکایت: ایک فقیر دعا میں کہہ رہا تھا کہ اے رب! بروں پر رحم کر، اس لیے کہ تو نے نیکوں پر خود رحم کیا ہے کہ انھیں نیک پیدا کیا ہے۔

حکمت نمبر (۶۹)

عاقل چوں ______ درمیاں

ترجمہ: جب کسی معاملے میں اختلاف پڑ جاتا ہے تو عقل مند بچ کر نکل جاتا ہے اور جب صلح دیکھتا ہے تو ٹھہر جاتا ہے، اس کہ اس وقت سلامتی کنارے پر تھی اور اب مزا بیچ میں ہے۔

حکمت نمبر (۷۰)

سبق ۱۸
۶۳ - ۷۰

مقامر را ______ یا بخت

ترجمہ: جواری تین چھکا چاہتا ہے، لیکن نکلتا ہے تین ایک۔

بیت: چراگاہ ہزار درجہ میدانِ جنگ سے بہتر ہے، لیکن گھوڑا لگام اپنے ہاتھ میں نہیں رکھتا۔

حکایت: سب سے پہلے جس نے کپڑے پر کشیدہ کاری کی اور بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنی وہ (بادشاہ ایران) جمشید تھا، لوگوں نے اس سے پوچھا کہ بائیں ہاتھ کو زینت کیوں دی جب کہ فضیلت داہنے کو حاصل ہے، اس نے کہا کہ داہنے کو داہنا ہونا ہی کافی ہے۔

قطعہ: فریدون نے چین کے نقاشوں سے کہا کہ وہ اس کے خیمے کے ارد گرد نقش و نگار بنا دے۔ اے مرد ہوشیار بروں کو نیک بنا، اس لیے کہ نیک خود بزرگ اور نیک نام ہیں۔

حکایت: ایک بزرگ سے لوگوں نے پوچھا کہ داہنے ہاتھ کو اتنی فضیلت حاصل ہوتے ہوئے انگوٹھی بائیں ہاتھ میں کیوں پہنتے ہیں، اس نے کہا کہ تجھے معلوم نہیں کہ فضیلت والے ہمیشہ محروم رہتے ہیں۔

شعر: جس نے اچھا نصیبہ اور تنگ دستی پیدا فرمایا تو وہ بزرگی دیتا ہے یا مقدور۔

حکمت نمبر (۷۱)

نصیحت پادشاہاں ______ توحید و بس

ترجمہ: بادشاہوں کو نصیحت کرنا اس شخص کے لیے موزوں ہے جس کو نہ سر قلم ہونے کا خوف ہو نہ مال و دولت کی امید۔

مثنوی: موحد کے قدموں میں چاہے سونا ڈال دے چاہے اس کے سر ہندی تلوار رکھ دے اس کو کسی سے خوف اور امید نہ ہو، بس توحید کی بنیاد اسی پر ہے۔

حکمت نمبر (۷۲)

شاہ از بہر ______ سرہنگی

ترجمہ: بادشاہ ظالموں کے دفع کے لیے، کوتوال قاتلوں کا قلع قمع کرنے کے لیے اور قاضی جیب کتروں کی (اصلاح کی) تدبیر ڈھونڈنے کے لیے ہے، ایسے ہی اگر دو مد مقابل حق بات پر راضی ہو جائیں تو ہرگز قاضی کے سامنے نہ جائیں۔

قطعہ: جب کسی حق کے بارے میں تو یقین سے جانتا ہے کہ اسے ادا کرنا چاہیے تو نرم دلی سے ادا کر دینا اس سے بہتر ہے کہ لڑائی اور بد دلی کے بعد ادا کرے۔ اگر کوئی خوش دلی سے خراج ادا نہیں کرتا تو زبردستی اس سے خراج کے ساتھ ساتھ محنتانہ اور سپاہیانہ بھی وصول کرتے ہیں۔

حکمت نمبر (۷۳)

ہمہ کس را ______ خربزہ زار

ترجمہ: سب کے دانت کھٹائی سے کھٹے ہوتے ہیں مگر قاضیوں کے مٹھائی سے۔

شعر: جو قاضی رشوت میں ککڑی کی جڑ کھائے تو وہ تیرے لیے خربوزے کے سو کھیت ثابت کرے گا۔

سبق 19
۷۱ - ۷۴

حکمت نمبر (۷۴)

قحبۂ پیر ______ برمی خیزد

ترجمہ: بوڑھی رنڈی زناکاری سے اور معزول کوتوال ظلم و ستم سے توبہ نہ کرے تو کیا کرے۔

بیت: گوشہ نشین نوجوان راہ خدا کا بہادر مرد ہے، اس لیے کہ بوڑھا شخص خود گوشے سے نہیں اٹھ سکتا۔

فرد: مضبوط پٹھے والے جوان کو چاہیے کہ وہ شہوت سے پرہیز کرے، بوڑھا شخص جس کی خواہش کم زور پڑ چکی ہے اگر وہ پرہیز کرے تو کوئی کمال کی بات نہیں اسلیے کہ اس کا آلہ خود کھڑا نہیں ہوتا۔

حکمت نمبر (۷۵)

حکیمے نام در ______ باشس آزاد

ترجمہ: ایک عقل مند سے لوگوں نے پوچھا کہ جن درختوں کو اللہ تعالیٰ نے پھل دار پیدا کیا ہے ان میں سے کسی ایک کو بھی آزاد نہیں کہتے، مگر سرو کو آزاد کہتے جب کہ وہ پھل دار بھی نہیں، فرمائیے کہ اس میں کیا حکمت ہے؟ کہا: ہر ایک کے لیے مقررہ وقت پر متعین آمدنی ہے، کبھی اس کے وجود سے تر و تازہ ہوتے ہیں اور کبھی نہ ہونے سے پژمردہ اور خزاں رسیدہ اور سرو کو ان میں سے کچھ نہیں (پیش آتا) وہ ہر وقت شاداب رہتا ہے اور یہی آزاد دل کی صفت ہے۔

قطعہ: اس چیز پر جو گزر رہی ہے یعنی دنیا پر دل نہ لگا کہ دجلہ خلیفہ کے بعد بہت دن تک بغداد میں بہتا رہے گا، اگر تجھ سے ہو سکے تو درخت خرما کی طرح سخی بن اور نہ ہو سکے تو سرو کی طرح آزاد رہ۔

حکمت نمبر (۷۶)

دو کس ______ فرد لوشد

ترجمہ: دو شخص مر گئے اور حسرت ساتھ لے گئے، ایک وہ کہ جس کے پاس تھا اور نہ کھایا، دوسرا وہ جو علم رکھتا تھا اور عمل نہ کیا۔

قطعہ: بخیل عالم کے بارے میں تو نے کسی کو نہ دیکھا ہوگا کہ اس کی عیب بینائی کی کوشش نہ کرتا ہو، اگر کوئی سخی دو سو عیب رکھتا ہو تو اس کی سخاوت تمام عیبوں کو چھپا لے گی۔

خاتمۃ الکتاب

ترجمہ: اللہ عز اسمہ کی توفیق سے کتاب گلستاں مکمل ہوئی اور اللہ ہی معین و مددگار ہے، جیسا کہ عام مؤلفین کا طریقہ ہے متقدمین کے اشعار کتاب میں شامل کرتے ہیں، میں نے اس پوری کتاب میں ایسا کچھ نہیں کیا، بلکہ اس میں جو کچھ ہیں میرے نتائج افکار ہیں۔

بیت: اپنی پرانی گدڑی سنوار (نا درست کر کے پہننا) مانگے ہوئے کپڑے سے بہتر ہے۔

سعدی کی اکثر باتیں مستی پیدا کرنے والی اور خوش طبع ہوتی ہیں (پھر بھی) کوتاہ نظر اس میں زبان طعن دراز کریں گے، اس لیے کہ دماغ کا گودا ضائع کرنا اور بے فائدہ چراغ کا دھواں نکالنا عقل مندوں کا کام نہیں، لیکن میرا روئے سخن روشن عقل والے اہل باطن ہیں جن پر یہ پوشیدہ نہیں کہ سعدی نے شفا بخش نصیحتوں کے موتی عبارت کی لڑی میں

پرو دیے ہیں اور نصیحت کی تلخ دوا ظرافت کے شہد میں ملا دی ہے تاکہ انسان کی رنجیدہ طبیعت دولت قبول سے محروم نہ رہے۔ الحمد للہ رب العلمین ۔

مثنوی: ہم نے اپنی جگہ پر نصیحت کر دی، اور اس میں ایک زمانہ صرف کیا۔ کوئی قبول کرے نہ کرے، ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا، پیغام رسانوں کا کام صرف پہنچا دینا ہے۔

اے اس کتاب کو دیکھنے والے اللہ سے مصنف کے لیے رحمت کی دعا کر۔ اور اپنے لیے جو بھلائی چاہے مانگ لے، اس کے بعد اس کے کاتب کے لیے مغفرت کی دعا کر۔

اگر قیامت کے دن میرے لیے مہربان رب کے حضور کوئی مرتبہ مل گیا تو میں دعا کروں گا کہ اے میرے آقا! میں خطا وار ہوں اور تو احسان کرنے والا آقا ہے، یقیناً میں نے برائیاں کی ہیں، لیکن احسان کا طلب گار ہوں